رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ جنوری ۱۹۱۲ء

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

فہرست مضامین

ہم میں فقہاء کی ایک جماعت ہونی چاہئے	۱ - ۶	اکمل
خواص روح	۷ - ۸	اسماعیل
احمدی جماعت کا عقیدہ امام مہدی کے متعلق	۹ - ۲۸	اکمل
سلم الوصول الی اسرار اسراء الرسول	۲۹ - ۳۲	سید صادق حسین
السلمان منا اہل البیت	۳۳ - ۳۵	منشی خادم حسین
گناہوں سے بچنے کا طریق	۳۶ - ۴۰	منشی فرزند علی
معارف قرآن مجید	۴۱ - ۴۲	اکمل
گدو مندوں کی پکار	۴۳ - ۴۴	
متفرقات	۴۵ - ۵۰	

مینیجر رسالہ نے اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوا کر قادیان سے شایع کیا

قیمت سالانہ

رسیدات زر بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۱ء

۱۱۴۷ جناب مولوی ابوالحسن صاحب	عا ر	۱۲۷۶ جناب میاں نظام الدین صاحب	عا ر	**بابت ماہ جنوری ۱۹۱۲ء**	
۲۰۹ جناب عبدالخالق صاحب	عا ر	۲۵۸ جناب منشی امام الدین	عا ر	۱۰۰ جناب گلاب خان صاحب	عا ر
۱۴۵ جناب حکیم بوٹا المعروف شریف احمد	عا ر	۱۶۰ جناب علی محمد	عہ	۱۹۰ جناب حکیم محمد صالح	عا ر
۱۹ جناب حکیم محمد حبیب اللہ صاحب	عا ر	۲۸۶ جناب شیخ محمد بخش	عا ر	۲۵۰ جناب منشی عبداللہ	عا ر
۱۲۷ جناب محمد اسماعیل صاحب قادیان	عا ر	۱۱۷۵ جناب حیات محمد	عا ر	۲۹۷ جناب سیٹھ موسیٰ بائی عثمان	ہے
۲۷ جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب قادیان	ہے	۱۲۱۳ جناب عبدالحق	ہے	۱۱۷۹ جناب مولوی غلام رسول صاحب	عا ر
۱۱۲۵ جناب سید معراج الدین صاحب	عہ	۸۴۱ جناب مستری مہر اللہ	عہ	۱۰۵ جناب ظہور الحسن	للعہ
مولوی محمد فضل خان صاحب اجرت	عا	۹۰۱۱ جناب بابو غلام محمد	عا ر	۵۰۴ جناب عبدالمجید	عا ر
۱۱۴۵ جناب قمر الدین صاحب پٹواری	عا ر	۱۱۹ جناب نظام الدین	عہ	۱۰۶۹ جناب ماسٹر محمد الدین	ہے
۱۲۵ جناب چوہدری بہادر علی صاحب	عا ر	۲۲۰ جناب میاں عزیز الرحمٰن	عہ	۵۸۷ جناب راجہ محمد اسماعیل	عا ر
۱۹۵ جناب چوہدری اللہ دتا صاحب	ہے	۹۵۷ جناب بابو الٰہی بخش	ہے	۱۲۷ جناب عبدالعزیز	عا ر
۱۲۵ جناب منشی محمد علی نائب تحصیلدار	عا ر	۸۵۳ جناب رحیم بخش	عا ر	۱۲۶۴ جناب مستری امام الدین	عا ر
۶۱۲ جناب محمد رشید صاحب	عہ	۹۹ جناب منشی عبدالعزیز	عا ر	۱۳۹۴ جناب منشی رحیم بخش	عہ
۱۲۳۶ جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب	عہ	۱۲۴ جناب قاضی محمد فیض طلب	عہ	۲۸۱ جناب عبدالغنی	عا ر
۱۰۵ جناب محمد افضل صاحب	عہ	۱۳ جناب میاں جمال الدین	عا ر	۷۹ جناب غلام محمد	عا ر
۵ جناب عمر الدین	عا ر	۳۶ جناب سید نادر علی	عا ر	۱۱۹۷ جناب عبدالحمید	عہ
۱۲۶ جناب چوہدری قاسم علی صاحب	عا ر	میاں احمد الدین	عہ	۱۲۶ جناب محمد یوسف	عا ر
۱۱۱۹ جناب حافظ محمد اسحاق صاحب	عا ر	۱۱۷ جناب خلیفہ رجب الدین	عا ر	جناب بابو فقیر علی	عا ر
۱۴ جناب حکیم محمد طفیل صاحب	عا ر	۱۴ جناب سید محمد اکبر شاہ	عا ر	۱۴ جناب عبدالرحمٰن	للعہ
۶ جناب منشی جھنڈے خان	عا ر	۱۶۳ جناب سید حیات علی بابت ہیر زمان شاہ	عہ	۹۵ جناب ڈاکٹر محمد حسین	عا ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء

ہم میں فقہا کی ایک جماعت ہونی چاہیئے

اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں ایک امت قائمہ پیدا کی ہے جو دوسروں کو انکی غلطیوں پر متنبہ اور سیدھی راہ اختیار کرنیکی ہدایت کرتی رہتی ہے جب بحر و بر میں فساد بڑھ گیا اور کتابی غیر کتابی بگڑ گئے۔ تو خدا تعالیٰ کی رحمت کا دریا جوش میں آیا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی جماعت گمراہوں کی ہدایت کے لئے مامور ہوئی اور انکو ارشاد ہوا کہ تم دوسروں کے لئے نمونہ بنو اور ایک عالم کو دکھا دو کہ خدا کے فرمانبرداریوں ہوتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے جعلنٰکم امۃً وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً پھر انکے بعد یہ امانت کسی نہ کسی پاک گروہ کے سپرد ہوتی رہی اور وہ ہر صدی میں اپنا فرض ادا کرتے رہے یہانتک کہ یہ بار امانت ہمارے سپرد کیا گیا اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا دعویٰ کیا ہے اور اسکے مطابق ہمنے کہانتک دشمن کی مدافعت

کے لئے زیر آیت وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهٖ عدو اللّٰه وعدوکم وآخرین من دونهم لا تعلمونهم اللّٰه یعلمهم وما تنفقوا من شیٔ فی سبیل اللّٰه یوف الیکم وانتم لا تظلمون پ۱۰ رکوع ۴ کی تیاری کی ہو دعویٰ تو یہ ہے وآخرین منهم لما یلحقوا بهم ہماری شان میں نازل ہوا ہے تیاری کا جو حال ہے وہ ہر ایک بھائی جو اس جماعت آخرین کا فرد ہے۔ اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈالکر معلوم کر سکتا ہے کہ اس نے اپنی حالت کو کس حد تک سنوارا اور اپنے تئیں کہاں تک اس قابل بنایا کہ دوسروں کے لئے واعظ بنے اور ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر کے ارشاد کی تعمیل کر سکے کیونکہ خیر سے مراد اس آیت میں اسلام ہی ہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ ایک تو کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتؤمنون باللّٰه کے آگے ولو آمن اهل الکتاب لکان خیراً لهم فرمایا ہے دوم نبی کریم صلعم کی شان میں ارشاد باریتعالی ہے یعلمهم الکتٰب والحکمة اور حکمت کی نسبت فرمایا ومن اوتی الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً اور ہمارے مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا الہام ہے والخیر کله فی القرآن پس اشاعت وحفاظت اسلام کیلئے ضروری ہے کہ اول ہمیں اسلام کا علم ہو جزئیات سے پورے آگاہ ہوں۔ پھر دوسروں کو ہدایت دیں کیونکہ جب تک کوئی وجود خود روشن نہ ہو دوسروں کو روشنی نہیں پہنچا سکتا۔

اس امر کو مد نظر رکھکر میں نے چند ایک تجاویز سوچی ہیں جنہیں میں اپنی قوم کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ ہم میں سے ایک منتخب جماعت اس ارشاد ربانی کی تعمیل سے عہدہ برآ ہو جائے جو ان الفاظ میں ہے وما کان المؤمنون لینفروا کافة فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون اور یوں نہیں کہ سب کے سب مومن کوچ کر نکلیں بلکہ ایسا کیوں نہ ہو کہ ہر ایک فرقہ سے ایک گروہ دین میں سمجھ (تفقہ فی الدین) کو پیدا کرنیکے لئے نکل کھڑا ہو اور پھر واپس جاکر اپنی قوم کو تعلیم دیں تاکہ وہ گمراہی اور غلط کاریوں میں پڑنے سے بچ جائے۔

نوعمروں کے لئے تو مدرسہ احمدیہ کافی ہے جس کیلئے ہر ایک جگہ کی جماعت سے کم از کم ایک لڑکا تو ضرور آنا چاہیئے۔ بلکہ اگر کوئی میرا کہا مانے تو میں کہونگا کہ ہر ایک خاندان کا فرض ہے کہ اپنا ایک لڑکا دین میں تفقہ پیدا کرنیکے لئے یہاں بھیجے تاکہ وہ صحبت صالحین میں تربیت پاکر قوم کا مصلح بنے بلکہ ہر ایک احمدی کے لئے ضروری ہے کہ اگر اسے خدا نے بہت بچے دئے ہیں تو ایک بچہ محض دین کے لئے وقف کرے اور اگر . . . . اپنے سارے بچے ہی اسی راہ میں باوجود انگریزی سکول میں پڑھانے کی استطاعت رکھنے کے لگادے تو یہ قابل ستائش امر ہے اور بجائے اسکے کہ کسی مسکین بچے کا خرچ مدرسہ احمدیہ پر پڑے اور اس طرح پر انتظامی رکاوٹ کا موجب ہو یہ بہتر ہے کہ ہر ایک جگہ کی جماعت اپنے ذاتی و مجموعی چندہ سے اس لڑکے کو بھیجیں کیونکہ اس طرح پر علاوہ اجر جزیل کے وہ پانچ چھ سال کے بعد اپنے لئے ایک عالم باعمل صالح و متقی جس نے دارالامان کی پاک ہوا میں حضرت خلیفۃ المسیح کے زیر سایہ پرورش فرمائی ہے مہیا کر لینگے اور پھر وہ عالم انشاء اللہ انکی آیندہ نسلوں کے لئے بہت سی بہبودیوں اور بہتریوں کا موجب ہوگا۔

مدرسہ احمدیہ کا موجودہ نصاب عرض کیئے دیتا ہوں تاکہ اس سے اندازہ لگایا جا سکے کہ فقہاء دین پیدا کرنیکے لئے یہ کالج کہاں تک کارآمد ہے۔ فی الحال اس میں پانچ جماعتیں ہیں اور ایک سپیشل جس میں پرائمری پاس یا اس لیاقت کے لڑکے مدرسہ احمدیہ کی جماعت اول میں داخل ہونیکے لیئے تیار کیئے جاتے ہیں۔

جماعت اوّل - قرآن کریم ترجمہ پارہ اول حفظ ربع آخر پارہ آخر حدیث تشحیذ اربعین نووی دینیات کا پہلا رسالہ عربی دروس النحو حصہ اول درایۃ الادب حصہ اول میزان الصرف - مایہ عامل - انگریزی نیلسن ریڈر اردو اردو کورس اول ٹدل حساب جمع کسور سے سطحوں کی پیمائش تک

جماعت دوم قرآن کریم ترجمہ تا سورہ مائدہ حفظ ربع ثالث پارہ عم مع سورۃ الاعلیٰ - غاشیہ جمعہ - منافقون - دہر حدیث عمدۃ الاحکام عربی دروس النحو حصہ دوم درایۃ الادب حصہ دوم اشعار رویدک الخ از سر الخلافہ - صرف میر انگریزی نیلسن ریڈر مینول گرامر پرونا ون ختم ٹموتی موتی عیار میں

اردو اردو کورس دوم مڈل حساب مسطحات سے لیکر کسور اعشاریہ ختم

جماعت سوم قرآن کریم ترجمہ تا سورہ مریم حفظ پنجسورہ مع سورہ سجدہ حدیث بلوغ المرام عربی دروس النحو حصہ سوم سلم الادب۔ بانت سعاد۔ قصہ نور الدین تاجر۔ دستور المبتدی۔ ہدایۃ النحو قصیدہ تین۔ آئینہ کمالات اسلام۔ انگریزی نیلسن ریڈر ۳ مینول گرامر درسے لیکر اٹیمالوجی تک (موٹی موٹی عبارتیں) اردو۔ اردو کورس سوم مڈل حساب سود در سود ختم فقہ۔ قدوری تا کتاب الاجارہ

جماعت چہارم۔ قرآن کریم۔ ترجمہ قرآن کریم ختم۔ حفظ سورہ ق۔ النجم۔ القمر۔ الرحمن۔ حدیث جامع ترمذی نصف اول عربی۔ دروس النحو حصہ چہارم۔ دروس البلاغۃ۔ سبع معلقات۔ الہدیٰ قصہ حسن بصری۔ فصول اکبری تا بحث التقاء ساکنین انگریزی۔ کنگ ریڈر ۵ مینول گرامر ختم فقہ۔ قدوری ختم۔ سراجی منطق۔ مرقات حساب۔ متی کا ٹاٹا مساوات مع متفرقات

جماعت پنجم۔ تفسیر۔ فوز الکبیر تمام۔ کشاف دو رکوع اول حدیث جامع ترمذی ختم عربی فصول اکبری ختم مع مباحث زائدہ شافیہ۔ فرائد جواہریہ۔ خلاصہ المطول۔ التبلیغ۔ قصہ قمر الزمان حماسہ باب الحماسہ ختم۔ کلام ومناظرہ۔ تقریر جلسہ اعظم مذاہب۔ سرمہ چشم آریہ۔ تاریخ وجغرافیہ لباب الخیار۔ منطق۔ قطبی فقہ واصول فقہ۔ شرح وقایہ نصف اول۔ اصول شاشی انگریزی بییر سیلکشنز تا نصف۔ نسفیلڈ تا اٹیمالوجی ختم

اسکے آگے جماعت ششم وہفتم کے لئے تفسیر بیضاوی کا کچھ حصہ ہے صحیح مسلم مغنی اللبیب مقامات حریری۔ رشیدیہ چشمہ معرفت۔ ہدایہ۔ صحیح البخاری۔ نور الانوار شرح ہدایت الحکمۃ تا حسامی محیط الدائرہ حمامۃ الاسلام وغیرہا کتب ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ حضرت صاحبزادہ صاحب ہیں۔ جو اپنے مقدس باپ کی مانند قوم کے بچوں کے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے اور اپنے اوقات گرامی کا بہت سا حصہ مدرسہ کی اصلاح کے لئے خرچ کرتے ہیں اور دار المقامہ کے سپرنٹنڈنٹ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ایسے عالم حقایق آگاہ اور متقی عامل کتاب وسنت ہیں۔ آپ مدرسہ میں ادب وتفسیر پڑھاتے ہیں اور فاضل جلیل قاضی امیر حسین صاحب حدیث فقہ منطق اور مولوی فاضل مولوی محمد اسمٰعیل

علم کلام ادب تاریخ وحدیث وار دو اور مولوی غلام نبی صاحب سیاح مصر قرآن مجید اور شیخ عبدالرحمن صاحب مولوی عالم ادب وانگریزی اور پیر مظہر قیوم صاحب انگریزی کا سبق دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفة المسیح کے درس سے تمام طلباء بوقت عصر مستفید ہوتے ہیں۔

دو جماعتیں ابھی باقی ہیں آہستہ آہستہ بنجائیگی اسوقت قریباً ۱۴۰ طلبة العلم ہیں جن میں سے ۱۲۱ کے قریب تو وظیفہ خوار ہیں اور باقی اپنے خرچ پر پڑھتے ہیں اور اس سال جلسہ سالانہ کے بعد کچھ اور بھی داخل ہوئے ہیں۔

دوسری تجویز یہ کہ چھ چھ ماہ کے واسطے ہر جماعت سے ایک فہیم شخص جو دینی علم کے حصول اور اعلاء کلمة اللہ کا شوق رکھتا ہو یہاں آجائے۔ اور اول قرآن مجید تقریباً ۳ رکوع روزانہ کے حساب اور بخاری شریف ہر ہفتہ ایک ایک پارہ کرکے سبقاً سبقاً پڑھ لے آپس میں ان احباب کا مدارس بھی ہو اور استاد یہاں مقرر ہو جائے جو انہیں قرآن وحدیث پڑھاتے ہوئے اصول فقہ اصول تفسیر علم کلام پر تنبیہ کرتا جائے اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسا متقی عالم وفاضل متبحر تجربہ کار استاد حضرت مولٰنا امیر المومنین کے سوا کون ہو سکتا ہے لیکن اگر ان سے باقاعدہ عرصہ مقررہ کے اندر استفادہ میں موانعات ہوں تو پھر حضور ہی کے مشورے سے یہاں ایسے استاد منتخب ہو سکتے ہیں جو آپ ہی کے فیوض سے مستفیض ہیں مثلاً مولٰنا حافظ روشن علی صاحب ہیں شیخ عبدالرحیم صاحب ہیں مولوی محمد سرور شاہ صاحب ہیں قرآن مجید بخاری کے علاوہ صرف ونحو کے لئے منیة الراغب کا مطالعہ ضروری ہے اور تصوف کی چاشنی کیواسطے فتوح الغیب پڑھ لیں پھر میں امید کرتا ہوں کہ اسکے بعد اپنے طور پر مطالعہ کرکے ایک مومن بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

تیسری تجویز اگر کوئی یہاں آنے سے معذور ہے تو پھر یہ تو ضرور ہونا چاہیئے کہ ہر ایک جگہ کی جماعت کسی وقت مثلاً عشاء یا صبح ضرور جمع ہو جوان میں سے عالم ہے وہ پہلے حضرت امیر کے درس کے نوٹ جو بدر سے مل سکتے ہیں اور اور الحکم کے تفسیری پارے دیکھ لے اور اگر ان آیات کے متعلق کوئی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے تو اسے بھی پڑھ لے پھر اپنے فہم کے مطابق بیان کرے

پھر بخاری جو آجکل با اعراب و مترجم مل سکتی ہے اس میں سے چند احادیث سنا دے تیسرا درس حضرت مسیح موعود کی کتب کا ہونا چاہیئے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ اکثر احباب ان مسائل میں الجھتے یا غلط رائے قائم کرتے ہیں جنکے بارہ میں حضور علیہ السلام شرح و بسط سے اپنی کتب میں لکھ چکے ہیں علاوہ ازیں ان کتابوں میں حقایق و معارف کا ایک گنجینہ ہے اور غیر مذاہب کی تردید اور ان پر اتمام حجت کے لئے کافی ذخیرہ ہے یہ تو عام طور پر سب اور جو ان میں سے دین کے لئے ایک خاص وقت دینا چاہیئے کم از کم حدیث کا رسالہ عمدۃ الاحکام بلوغ المرام اور منتقی تو دیکھ لیں یہ سب مترجم مل سکتے ہیں سفر السعادہ نیان المرصوص بھی بہت مفید ہیں پھر البلاغ المبین اور ایک مختصر وقایہ کی شرح نور الہدایہ کے نام سے مشہور ہے وہ دونو ایک ساتھ پڑھ جائے اس سے اسے مختلف احادیث سے فقہی مسایل مستنبط ہونیکا علم ہوگا۔

حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ کی بہت عمدہ کتاب ہے وہ بھی مترجم مل سکتی ہے۔ عقائد و اعمال کے متعلق اسکے مطالعہ سے کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے اور مذاہب اربعہ میں خوب توفیق کی ہے تصوف بھی ہے۔ اسکے سوا احیاء العلوم امام غزالی جو اردو میں بھی مل سکتی ہے اور جسکی چاروں جلدوں کا مطالعہ بہت سی وسعت معلومات اور اخلاق فاضلہ کے حصول کا ذریعہ ہے پڑھے علاوہ ان کتب کے جو حضور نے آریوں و عیسائیوں برہموؤں اور سکھوں شیعوں کی اصلاح کے لئے لکھی ہیں مثلاً چشمہ معرفت نسیم دعوت۔ سرمہ چشم آریہ۔ براہین احمدیہ سر الخلافہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تصانیف میں سے "فصل الخطاب" "نور الدین" پڑھ لے اسلام کی پہلی کتاب۔ ضرورت زمانہ۔ کفارہ اور اس قسم کی بہت سی کتابیں ہیں جنکے پڑھنے سے معلومات میں بہت سا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اللہ آپکو توفیق بخشے اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے دوست اس تحریر کی جو بڑی دلسوزی سے انکی بہتری کے لئے لکھی گئی ہے کہاں تک قدر کرتے ہیں۔

ء البلاغ المبین سے مینے بہت نفع اٹھایا ہے مگر اس میں ایک نقص ہے کہ اسے گویا حنفیوں سے چڑ ہے اسلئے نور الہدایہ ساتھ ہو تو اعتدال کی راہ نظر آجائیگی اور ایسی اکثر فقہی مباحثات کی کتابیں پڑھنے کے بعد مینے سنت احمدیہ تالیف کی تھی جسمیں ہر مسئلہ کے ساتھ طرفین کی بیان کردہ حدیثیں لکھکر قول فیصل دیا گیا ہے +

چند خواص و قویٰ و استعداد روح

بعض کو باطن نور بصیرت سے محروم ہونیکے باعث قرآن کریم جیسی نور و ہدایت سے لبریز کتاب پر جس کا علم ہی بموجب قد جاءکم بصائر من ربکم بصائر ہے یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اسمیں روح کے خواص بیان نہیں کئے گئے حالانکہ دنیا میں قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جسنے یہ صفت بیان فرمائی ہو کہ جو کچھ متفرق طور پر عالم علوی و سفلی میں خواص عجیبہ پائے جاتے ہیں وہ سب انسانی روح کے وجود میں جمع ہیں چنانچہ فرمایا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم روحونکی حقیقت اور انکے خواص اسمیں اسقدر بیان کئے گئے ہیں کہ دنیا میں کوئی کتاب نہیں جو اس بارہ میں اسکا مقابلہ کر سکے انہیں سے چند قوتیں اور استعدادیں حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود نے اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں تحریر فرما کر وعدہ فرمایا تھا کہ اگر آریہ ہمارا چیلنج منظور کر کے اسی بارہ میں بالمقابل ایک رسالہ لکھنے کے لیے تیار ہو جائیں یعنی ایک الگ رسالہ علم روح کے متعلق ہم لکھیں اور اسی طرح آریہ صاحبان بھی اسی مضمون پر ایک الگ رسالہ لکھیں اور ہم دونوں فریق اپنی اپنی الہامی کتابوں سے ہر ایک دلیل اور دعویٰ کے بیان کرنے میں پابند رہیں تو ہم ان سب قوتوں اور خواص کو بحوالہ آیات بینات قرآنی معقول اور مفصل اور مدلل طور پر اسی رسالہ میں جو وید اور قرآن کے موازنہ کی غرض سے ہوگا درج کرینگے مگر افسوس کہ انھوں نے یہ چیلنج منظور نہ کیا سو چونکہ آریوں کے بالمقابل نہ آنیکے باعث وہ رسالہ نہ لکھا گیا اور اسوجہ سے نہ تو باقی خواص تحریر میں آئے اور نہ انکے حوالے قرآن کریم کی آیات سے دئے گئے اسلئے میں ان چند خواص کے اپنے فہم کے مطابق ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

(۱) قوت اشتیاق علم و معرفت۔ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا۔ واتقوا اللہ و یعلمکم اللہ۔ رب زدنی علما (۲) قوت تحصیل علم۔ علم آدم الاسماء کلہا۔ علم الانسان مالم یعلم۔ الرحمٰن علم القرآن۔ علمہ شدید القویٰ (۳) قوت حفظ علوم محصلہ۔ سنقرئک فلا تنسیٰ الا ما شاء اللہ (۴) قوت محبت الٰہی۔ والذین آمنوا اشد حبا للہ یحبہم و یحبونہ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (۵) قوۃ التذاذ بوصال الٰہی۔ ناظرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ رب ارنی انظر الیک۔ من کان یرجو لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت۔ (۶) قوت مکاشفات۔ فکشفنا عنک

عطاءک۔ انی رایت احد عشر کوکبا۔ انی اذبحک۔ انی اعصر خمرا۔ احمل فوق راسی خبزا۔ سبع بقرات

(۷) قوت فعل وانفعال۔ کونوا مع الصادقین۔ یخوف اولیاءہ۔ فوکزہ موسیٰ فقضی علیہ۔

(۸) قوت قبول تعلق اجسام۔ ولقد خلقنا الانسان الی قولہ خلقا آخر۔ ونفس وما سواہا

(۹) قوت تخلق باخلاق اللہ۔ احسن کما احسن اللہ الیک۔ بالمؤمنین رؤف رحیم۔ رسول کریم۔

(۱۰) قوت ملہمیت باخلاق الٰہی۔ فالہمہا فجورہا وتقوٰہا۔ فلما بلغ اشدہ واستوٰی آتیناہ حکما وعلما وکذلک نجزی المحسنین۔ کلم اللہ موسیٰ تکلیما۔ فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔

(۱۱) قوت حالت قبضیہ وبسطیہ۔ فاعقبہم نفاقا فی قلوبہم۔ زادتہم رجسا۔ فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم۔ زادتہم ایمانا۔ قال سلام قوم منکرون۔ قال ہی عصای اتوکأ علیہا الآیۃ

(۱۲) قوت قبول معارف غیر متناہیہ۔ عطاء غیر مجذوذ۔ رب زدنی علما

(۱۳) قوت اصطباغ بصبغۃ اللہ۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔

(۱۴) قوت تمیز حسن وقبح۔ اعطی کل شیئ خلقہ ثم ہدی۔ فالہمہا فجورہا وتقوٰہا۔ لعلکم تعقلون

(۱۵) قوت فعل وانفعال بمقابلہ اجسام۔ یخرون للاذقان ویزیدہم خشوعا۔ یبکون ویزیدہم خشوعا۔ ہدی ورحمۃ للمحسنین الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ۔

(۱۶) قوت اقرار وجود خالق حقیقی۔ قالوا بلیٰ (۱۷) قوت اظہار خواص متجددہ باتصال اجسام واشکال فاخرج لہم عجلا جسدا لہ خوار۔ اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فیکون طیرا باذن اللہ

(۱۸) قوت تجاذب یا قوت مقناطیسی۔ قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ الآیۃ۔ فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔

(۱۹) ابدی طور پر قائم رہنے کی قوت۔ عطاء غیر مجذوذ

(۲۰) بعد مفارقت جسم سے تعلق رکھنے کی قوت جو ارباب کشف قبور پر ظاہر ہوتی ہے۔ ولا تقم علیٰ قبرہ صل علیہم ان صلوٰتک سکن لہم۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

(خاکسار محمد اسماعیل مدرس مدرسہ احمدیہ)

احمدی جماعت کا عقیدہ
امام مہدی کے متعلق

امام مہدی ضرور ہونے والا ہے؟ جو شخص امام مہدی کے متعلق تمام روایات و احادیث کو غور سے دیکھے۔ وہ باوجود اختلاف اور پولٹیکل خود غرضیوں کے پایا جانے کے اس قدرِ مشترک پر ضرور ایمان لے آئیگا۔ کہ مہدی موعود آخر زمانے میں۔ مبعوث ہونیوالا ہے چنانچہ حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان (جنھوں نے بڑے تفحّص سے مہدی کے متعلق روایات کو جمع کیا ہے) بھی اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔" اما شک نیست کہ مجموع اخبار و آثار کہ دربارہ وجود وے و وقائع و حوادث و فتن و فتوح وغیرہا وارد شدہ۔ افادہ صحت ظہور وے می کنند کیف ما کان"۔

روایات کی صحت کا معیار مہدی کے متعلق جو روایات ہیں وہ پیشگوئیوں کے رنگ میں ہیں پس ان کی صحت کے متعلق ہمیں راویوں پر جرح قدح کرنیکی چنداں ضرورت نہیں بلکہ انکا وقوع ثابت کر دیتا ہے کہ کونسی روایت صحیح اور کونسی ضعیف ہے۔

شیعہ کا عقیدہ دربارہ مہدی ہمارے شیعہ دوستوں کی جو بات ہے عجیب اور جو ادا ہے وہ نرالی۔ اس عجوبہ پسند قوم نے مہدی کے متعلق بھی جو عقیدہ تراشا ہے وہ سراپا افسانے کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ کئی صدیاں گذر چکیں۔ کہ مہدی صاحب پیدا ہو چکے۔ اور پھر ایک غار میں چھپے بیٹھے ہیں فدائیان ملت ہر روز عرض کرتے ہیں اخرج یا مولینا مگر آپ ہیں کہ نکلنے کا نام نہیں لیتے۔ انکے بھائیوں نے مسیح کو اتنی صدیاں زندہ رکھنے کے لئے آسمان پر چڑھایا تھا کیونکہ

کیونکہ زمین پر تو اتنی مدت کسی کا زندہ رہنا سنت اللہ و قول رسول کے خلاف ہے مگر ہمارے مہربان ہیں۔ کہ زمین پر تو نہیں مگر زمین کی اندر ایک غار کی تہ میں اسے زندہ ثابت کر رہے ہیں۔ اس عقیدہ کی لغویت تو ایسی ہی ظاہر ہے۔ کہ میری خیال میں تو چنداں تردید کی بھی ضرورت نہیں۔

نزول مسیح ... اس عقیدہ کی تردید بخوبی ہو سکتی ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے۔ اور وہ آخری زمانہ میں بجسدہ العنصری نازل ہوگا۔ کیونکہ یہ مقدمہ پہلے ایکدفعہ فیصل ہو چکا ہے اور ہم اسکی نظیر سے فائدہ اٹھانیکے پورے حقدار ہیں میری مراد ایلیا کے نزول سے ہے جو اہل کتاب کے عقاید کے مطابق آسمان سے مسیح کے پہلے اترنیوالا تھا۔ اور حضرت مسیح ناصری نے فیصلہ کیا کہ وہ یوحنا ہے جو اس کی خو بو پر ہے گویا کسی کے نزول سے مراد اسکی روح و قوت میں کسی دوسری شخص کا مبعوث ہونا ہے پھر یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ جب ان لوگوں کے عقیدے میں بموجب حدیث اما مکم منکم امامت کا حق حضرت مہدی کو پہنچتا ہے۔ تو مسیح کو زندہ سمجھنے اور اسکے اتنے ہزار سال خلاف کلام اللہ و کلام الرسول زندہ رہنے کا بار ثبوت اپنے ذمہ لینے کا فائدہ کیا ہے۔ امام تو وہ آکر بنیگا نہیں۔ پس اسکے بارے میں اتنی بحثوں کی کیا ضرورت ہے۔

مسیح و مہدی ایک ہی شخص ہے ایک ہی صورت ہے جس سے یہ تمام اختلافات رفع اور تمام معضلات حل ہوتے ہیں۔ وہ یہ کہ آنیوالا مسیح و مہدی ایک ہی شخص ہے اور اسکے لئے مندرجہ ذیل ثبوت ہیں۔

(۱) یہ بات حدیث مشکوٰۃ سے ثابت ہے۔ کہ ایک وقت میں دو خلیفے دو امام نہیں ہو سکتے اگر ہوں تو ایک ان میں سے بشرطِ حکومت اسلام قتل کیا جائے۔ پس امام مہدی اور عیسیٰ ابن مریم دو علیحدہ علیحدہ کیونکر امام ہو سکتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ مسیح تابع ہوگا۔ تو فرمایئے کہ اسکے لئے "امامکم منکم" اور اماماً عدلاً۔ اماماً مقسطاً۔ جو آیا ہے اسکے کیا معنے ہیں یہ سوال بھی قابل حل ہے۔ کہ اگر امام مہدی مزعومہ ناس پہلے فوت ہوگیا۔ تو اسکے بعد میں کون امام ہوگا۔ کیا مسیح جس کے لئے انکا عقیدہ ہے۔ کہ غیر امت میں ہونیکی وجہ سے امت محمدیہ کا امام نہیں ہو سکتا

(۲) یسلب الملک من قریش۔ ایک مسلم حدیث ہے یعنی عیسٰے کے نزول کے وقت قریش سے ملک چھین لیا جائیگا پس جب مسیح آئیگا۔ تو کوئی قریشی و سیّد مہدی کس طرح ہو سکیگا کیونکہ ان سے امارت چھین لیجائیگی بعض لوگ کہتے ہیں مسیح کے مشورے سے سب کام کرینگے مگر مہدی کے لئے لکھا ہے کہ یقفو اثری ولا یخطی کہ میرے پیچھے پیچھے چلیگا۔ اور خطا نہیں کریگا۔ بلکہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۲ میں تو یہانتک ہے کہ جو مقدمہ امام مہدی کے حضور پیش ہُوا اور جو فیصلہ اسنے کیا۔ اگر وہی مقدمہ نبی کریمؐ کے پیش کیا جاوے تو یقیناً وہ بھی یہی فیصلہ دیں۔

(۳) مفصلہ ذیل باتیں ایسی ہیں جو مسیح اور مہدی دونوں کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔

ا۔ مسیح کے متعلق ہے۔ یضع الحرب لڑائی موقوف کر دیگا۔ یضع الجزیۃ اگر کسی روایت میں ہے۔ تو اسکے بھی یہی معنی ہیں کیونکہ کوئی ناسخ بعثت محمدیہ نہیں ہو سکتا۔ پس یضع الجزیۃ کے حکم پر عمل نہونے کے یہی معنی ہیں۔ کہ لڑائی ہی نہ ہوگی۔ اور جب خدا ایسے حالات میں رکھیگا۔ کہ دین کے لئے کوئی جنگ پیش نہ آوے تو جزیہ کیسا۔ اسی طرح مہدی کے بارے میں حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ پر ہے۔ بیدار نہ کنند مہدی نائم را و نریزد خون را مہدی سوتے کو نہ جگائیگا اور نہ خون بہائیگا۔ (ب) دونوں کے متعلق قسط و عدل سے زمین کو بھر دینے کا ذکر آیا ہے اماماً عدلاً وحکماً مقسطاً یملاء الارض قسطاً و عدلاً۔ (ج) دونوں پر علماء کی طرف سے کفر کا فتویٰ لگیگا۔ حضرت احمد سرہندی اپنے مکتوبات میں رقمطراز ہیں۔ کہ یہ علماء جب انکے نکات معرفت سمجھ نہ سکینگے تو لامحالہ کافر ہی کہینگے۔ اور نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں کہ علماء وقت فقہاء کی تقلید اور اپنے مشائخ کی اقتداء کے خوگر ہو رہے ہیں یہ مہدی کو خانہ برانداز دین و ملت کہنے میں تامّل نہ کرینگے بلکہ حسب معمول حکم بتکفیر وے کنند (کفر کا فتویٰ لگا دینگے) (د) مدت قیام بھی دونوں کے لئے چالیس سال آئی ہے مہدی کے متعلق مختلف روایات ہیں ۵ سال۔ ۷ سال۔ ۹ سال۔ ۱۹ سال چند ماہ ۲۴ سال ۳۰ سال۔ ۴۰ سال مگر آخری روایت کو ترجیح ہے۔

(ہ) دونوں کیلئے تقسیم مال وخزانہ کسعیہ (کہ مراد حقایق ومعارف قرآنیہ سے ہے) کا ذکر ہے۔ چنانچہ ابوداؤد میں تقسیم المال مہدی کے لئے آیا ہے۔ اور مسلم میں یفیض المال حتی لا یقبلہ احدٌ مسیح کے بارے میں ہے۔ جب یہ امر مسلم ہے کہ دنیاوی مال و دولت فانی ہے اور انبیاء واولیا ومجددین اسکی محبت کم کرنیکے لئے آتے ہیں تو سخت نادان ہے وہ شخص جو بوجہ اپنی شدت حرص کے یہ سمجھتا ہو۔ کہ امام مہدی آئیگا اور مال و دولت بانٹے گا۔ ایسا ہی ابونعیم مہدی کا نشان لکھتا ہے یستخرج الکنوز ویفتح مدائن الشرك اور صدیق حسن خاں مسیح کے متعلق اسی کا ترجمہ کرتے ہیں یعنی ظاہر شوند کنوز وخزائن در زمان او (و) دونوں کا حلیہ بھی ایک ہی بتایا گیا ہے دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۴ کہ مسیح نہایت خوبصورت گندم گون ہوگا ایسا ہی مہدی کے بارے میں ہے ادمضاب من الرجال (نعیم بن حماد)

(ز) ایسا ہی ابونعیم مہدی کی دو چادریں علیہ عبائتان سے بتاتا ہے۔ اور کانّہ من رّجال بنی اسرائیل سے اسکی مسیحانہ شان کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ادھر ترمذی میں بین مہرودتین یعنی دو زرد چادروں میں۔ یعنی دو بیماریوں سے مراد ہے جو مہدی کے بدن کے حصّہ اعلیٰ واسفل میں ہونگی۔ (ح) دونوں پر وحی کا نزول ہوگا اور یہ امر حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱ و ۴۳۲ سے ثابت ہوگا۔ جہاں لکھا ہے۔ عیسیٰ را بعد نزول وحی می آید۔ اور مہدی کے بارے میں ہے۔ وے حکم نہ کند مگر بالقاے ملک مسدّد کہ خداتعالیٰ سوئے او فرستادہ باشد (ط) مسیح موعود کے متعلق لیظہرہ علی الدّین کلّہ آیا ہے اور حدیث میں اسی آیت قرآنی کی تشریح یہلك اللّٰہ فی زمنہ الملل کلّھا الا الاسلام سے کی گئی ہے یعنی لیہلك من ھلك عن بیّنۃ کی ماتحت تمام ملّتیں سوائے اسلام اسکے زمانہ میں دلائل وبراہین سے مغلوب ہوجائینگی۔ اور مہدی کے لئے بھی یہی نشان مقرر ہے (ی) اگر خلیفۃ اللہ المہدی کے لئے فبایعوہ حکم ہے کہ اسکی بیعت کرلو۔ تو مسیح کے لئے بھی رسول اللہ کا سلام پہنچانے اور کیف انتم سے اسکی اطاعت کا حکم ہے

(ک) پھر ایک قوی دلیل مسیح و مہدی کی ایک ہونیکی یہ بھی ہے کہ بخاری و مسلم میں مسیح موعود کے نزول کا ذکر ہے اور مہدی کا ذکر نہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکے نزدیک مسیح و مہدی ایک شخص ہو اور یہ امر اور بھی کھلتا ہے جب ہم امام بخاری کے اس عقیدہ پر غور کرتے ہیں کہ وہ وفات مسیح کے قائل ہیں اور اس بات کے کہ مسیح امت محمدیہ کا ایک فرد ہو گا۔ (ل) مسیح کے لئے یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر تو مشہور ہے ہی مگر جب ہم ان علامات مہدی کو پڑھتے ہیں جو ابن حجر نے اپنی قول مختصر میں لکھے ہیں کہ صلیب را بشکند و خوک را بہ کشند تو ہمکو یقین ہو جاتا ہو کہ مسیح و مہدی ایک ہی شخص اپنی دو شانوں کے اعتبار سے ہے اندرونی اصلاح مہدویت کے لحاظ سے ہو گی اور بیرونی فتن کا اندفاع مسیحیت کے اعتبار سے (م) کیف تھلک امۃ انا اولھا و عیسٰی بن مریم اخرھا۔ اس حدیث پر غور فرمائیے کہ نبی کریم صلعم ابتدا میں اپنے ظہور اور اخیر میں عیسٰی کے نزول کا ذکر کر کے ارشاد فرماتے ہیں کہ اس امت کو ہلاکت کا کچھ خطرہ نہیں بلکہ اس امت کا سب سے بہتر حصہ یا ابتدا میں ہی یا آخر میں۔ درمیان میں فیج اعوج ہے۔ دیکھئے کسی تیسرے کا ذکر نہیں بلکہ جب ہم سورہ جمعہ کی پہلی آیات پر غور کرتے ہیں تو وہاں بھی دو گروہ ہی پائے جاتے ہیں ایک بعث فی الامیین رسولاً منھم (۱) اور دوم واخرین منھم لما یلحقوا بھم ایک تو وہ جن میں رسول اللہ مبعوث ہوئے اور ایک وہ جو ابھی تک ان میں نہیں ملے اور ان میں بھی یہی رسول پھر مبعوث ہو گا۔ اسی آخرین کے متعلق اگر اس حدیث کو بھی پیش نظر رکھ لیں جو سنی و شیعہ میں بالاتفاق مسلم ہے۔ تو اور بھی اس معاملہ پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ مسیح و مہدی ایک ہیں اور یہ کہ مہدی اہل فارس ہیں سے ہو گا اور آخری امام صرف ایک ہی ہے دو نہیں وہ حدیث یہ ہے کہ جب صحابہؓ نے آخرین کے بارہ میں سوال کیا تو رسول اللہ صلعم نے سلمانؓ فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا۔ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس کہ اگر ثریا پر بھی ایمان چڑھ جائے۔ تو ایک فارسی الاصل اسے نیچے اتار لائیگا۔ یہ پیشگوئی امام ابوحنیفہ رحمت اللہ علیہ پر صادق نہیں آسکتی کیونکہ اسوقت

ایمان ثریا پر نہیں چلا گیا تھا (ن) پھر سب سے آخری اور قطعی دلیل ہے تو ابن ماجہ وحاکم کی حدیث ہے کہ لا مھدی الا عیسیٰ کہ مہدی عیسیٰ بن مریم ہی ہے اور مہدی سے مراد من یھدی و یصلح به الناس ہے۔ نبی کریم صلعم نے اپنے خلفائے راشدین کو مہدیین فرمایا ہے۔

اب جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ مسیح ومہدی ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ تو ہم اسکے نام نسب اور مولد کے متعلق تحقیق کرینگے۔

مہدی کا نام نام کے متعلق بواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی ابوداؤد میں آیا ہے اور اس اعتبار سے لوگوں نے اسکا نام محمدؐ بن عبداللہ سمجھا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ اس نام کے بعض مہدی ہوئے مگر انھوں نے اسے تسلیم نہیں کیا لیکن اسی ابوداؤد میں بسمّی باسم نبیکم بھی آیا ہے اور سب مانتے ہیں کہ نبی کریم کا نام احمدؐ بھی تھا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے اسی نام کے مطابق پیشگوئی فرمائی اور حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ اسی بنا پر لکھتے ہیں کہ حضرت کا نام دنیا میں محمدؐ اور فرشتوں میں احمدؐ ہے۔ (موضح) اور پھر اقترب الساعۃ صفحہ ۶۶ میں صاف لکھا ہے فانه المھدی واسمه احمدؐ۔ گویا دو روایات سے احمدؐ نام کی تصدیق ہوئی اور باپ کے نام کے متعلق اختلاف ہے چنانچہ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ مہدی کے باپ کا نام حسنؓ ہوگا۔ پس قدر مشترک اور متفق بات جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ وہ یہی ہے کہ مہدی کا نام احمدؐ ہوگا۔ اور وہ اسی اُمت محمدیہ کا ایک فرد کامل اور آنحضرت صلعم کا ایک غلام ہوگا۔ پس اس کا نام غلام احمدؐ ہی چاہیئے اور کیا ہے

نسب کے متعلق۔ ایک حدیث میں ہے المھدی من عترتی من ولد فاطمه۔ میری عترت سے فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ اب اسکے آگے اختلاف ہے کوئی کہتا ہے امام حسنؓ کی اولاد سے کوئی کہتا ہے امام حسینؓ کی اولاد سے اور کوئی کہتا ہے المھدی من ولد عباس۔ بنی عباس میں سے ہوگا۔ اور کوئی اسے حضرت عمرؓ کی اولاد سے بتاتا ہے۔

قدر مشترک ان حدیثوں کا یہ ہے کہ مہدی اہل بیت میں سے ہوگا۔ اور یہ امر سنی و شیعہ کے

اتفاق سے ثابت ہے کہ سلمانؓ کو آنحضرت صلعم نے سلمان منا اھل البیت فرمایا ہے یعنی سلمان فارسی ہماری اہل بیت میں سے ہے۔ اور یہ پہلے میں بتا چکا ہوں کہ آخری مصلح اہلِ فارس میں سے آنیوالا ہے اور یہ بھی کہ نزول مسیح کیوقت قریش سے ملک چھینا جائیگا اور یہ بھی کہ مصلح ایک ہی ہے جو مسیح کہلائیگا۔ ان تمام روایات میں توفیق کی ایک ہی صورت اور یقیناً ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اس حدیث کو صحیح سمجھیں جو ابو داؤد میں بروایت ابوسعید الخدری ہے۔ کہ یخرج رجل من امتی یقول بسنتی کہ ایک عظیم الشان شخص میری امت سے پیدا ہوگا جو میری سنت کی ترویج کریگا۔ اور دنیا کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا۔ دوسری حدیث میں یبعث فیہ رجل منیّ فرمایا اور منی کے معنی دبین ذٰلک فیجرا عوج لیسوا منی ولست منہم سے حل ہوتے ہیں۔ یعنی روحانی تعلق بندہ میرے ساتھ ہوگا۔ اور درحقیقت انبیاء کے رشتے روحانی تعلق کے اعتبار سے ہوتے ہیں چنانچہ حضرت نوحؑ اپنے بیٹے کے متعلق جناب باری میں عرض کرتے ہیں۔ ان ابنی من اھلی مگر ارشاد ہوتا ہے انہ لیس من اھلک۔

پس ایک منصف مزاج خدا ترس دل لیکر غور کرے تو اسے ان احادیث مختلفۃ الالفاظ کا قدر مشترک یہی ثابت ہوگا۔ کہ مہدی اس امت میں سے ہونیوالا تھا۔ اور کہ وہ بوجہ تعلق شدید آنحضرت صلعم سے ہوگا۔ اسی واسطے یشبہ فی الخلق فرمایا یعنی آپ صلعم کی خو بو پر ہوگا۔ اور نام بھی ایک ہی ہوگا بلکہ ایک ہی قبر روحانی میں داخل ہونگے۔ تا یہ ثابت ہو کہ وہ بروز محمد مصطفٰے واحمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور وہ اہل فارس میں سے ہوگا اور اہل بیت میں سے بھی ہوگا۔ اور اسکی نسب فاطمی ہوگی جیسی کہ ہمارے امام مہدی مرزا غلام احمد صاحب کی بعض دادیاں فاطمی نسل میں سے تھیں۔ اور آپ کے ایک کشف صحیح سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔

مہدی کا مقام مولد کے متعلق بھی روایات میں اختلاف ہے۔ کوئی مدینہ بتاتا ہے کوئی مکّہ کوئی المغرب کوئی مشرق کوئی خراسان کی طرف مگر محققین نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ مکّہ والی روایت کو مرجح ہے چنانچہ صدیق حسن خان حجج الکرامہ صفحہ ۱۸۱ میں لکھتے ہیں۔

کہ باقی اقوال ساقط وظہورش بالاتفاق در مکہ باشد۔ مگر جس حدیث سے آپ نے استدلال کیا ہے وہ بروایت ام سلمہ ابوداؤد میں ہے اور جب ہم اسے ایکطرف رکھیں اور دوسری طرف عبداللہ بن زبیر کے تاریخی واقعہ کو پڑھیں تو اس میں کچھ شک نہیں رہتا۔ کہ یہ حدیث اسی پر صادق آتی ہے کیونکہ یہی وہ شخص ہے جس نے معاویہ کی وفات پر یزید کی بعیت سے انکار کیا اور بھاگ کر مدینہ سے مکہ میں پناہ گزین ہوا اور یہاں مسلمانوں نے اسے خلیفہ مانا اور اسکی بعیت کی اور لطف یہ کہ اس حدیث میں مہدی کا نام بھی نہیں بلکہ دجل فرمایا۔ اس بات کو مدنظر رکھکر اور مسیح و مہدی کے ایک ہونے اور مسیح کے آدم کے ساتھ نسبت رکھنے اور بموجب آیۃ کریمہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل اٰدم ارض ہند کے ساتھ ایک خاص مناسبت کے لحاظ سے اور ان احادیث پر غور کرنیکے اعتبار سے جو درج ذیل ہیں ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ مہدی نے مشرق میں ہی پیدا ہونا تھا۔ سمرقند اور خراسان کی روایت کی بھی تطبیق ہوتی ہے کیونکہ حضرت مرزا صاحب کے آباؤ اجداد وہیں سے آئے تھے اور مسجد اقصیٰ والی روایت بھی ٹھیک ہو سکتی ہے کیونکہ خدا نے نبی کریم کے زمانی معراج کے لحاظ سے قادیان کی بڑی مسجد کو "مسجد اقصیٰ" فرمایا ہے گویا تمام روایات کا اجتماع اور انکے قدر مشترک پر ایمان اسی صورت میں منحصر ہے کہ مہدی موعود کا ظہور قادیان میں مانا جائے۔ کیونکہ جیسا کہ عام علماء کا خیال ہے کدعہ نام کوئی بستی یمن میں نہیں مگر دمشق کے مشرق کی طرف قدہ۔ کادین ضرور ہے اور حدیث میں بھی یہی لفظ ہیں۔ دیکھو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد قال النبی صلعم یخرج المھدی من قریۃ یقال لہ قدعۃ اور یہ کدعہ مشرق میں ہے۔ اور مشرق کے بارے میں جو روایات ہیں یہ ہیں۔

۱۔ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے۔ کہ یخرج رجل من ولد حسن بن علی من قبل المشرق مشرق کا لفظ تو آپ نے پڑھ لیا۔ اور اولاد حسنؓ سے ہونیکی حقیقت میں پہلے بیان کر آیا ہوں۔

؎ بلکہ حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴۹ کی روایت کے مطابق تو قریہ کریمہ فرمادیا ہے جو اور بھی ہمارا مؤید ہے۔ منہ

۲۔ ابن ماجہ یخرج ناس من المشرق یوطئون للمہدی سلطانہ۔ کہ مشرق کے لوگ سلطان المشرق کی تائید کرینگے۔

۳۔ دجال کے ظہور کے متعلق صدیق حسن خان صفحہ ۴۰۸ حجج الکرامہ میں لکھتے ہیں۔ اما محل خروجش پس مشرق است جزماً پس مہدی و مسیح جو دجال کے فتن کو دور کرنیکے لئے مبعوث ہونیوالا تھا۔ اسکا ظہور بھی مشرق میں ہی چاہیئے چنانچہ وہی صاحب لکھتے ہیں۔ مشرق چنانچہ محل فتن است ہمچناں محل صلاح و ایمان نیز ہست

۴۔ مسیح اور مہدی کے فرض لیظہرہ علی الدین کلہ اور یضع الحرب پر جب غور کیا جائے تو صاف کھلتا ہے۔ کہ انکا ظہور ایسی جگہ چاہیئے جہاں تمام مذاہب باطلہ کے نمونے موجود ہوں اور پھر ایک پر امن سلطنت ہو تاکہ اسکی ماتحت حجج و دلائل سے احقاق حق و ابطال باطل ہو سکے اور اس امر کے ماننے میں کسی کو پس و پیش نہیں ہو سکتا کہ صرف ہند ہی وہ ملک ہے۔ جس میں تمام مذاہب کے نمونے پائے جاتے ہیں اور جس پر ایک عادل اور پر امن سلطنت حکمران ہے۔

۵۔ ایسے ہی اور نشانات جو علامات ظہور مہدی ہیں وہ بھی مشرق میں ہی ظاہر ہوئے بیان کئے گئے ہیں مثلاً ستارہ ذوالسنین کی نسبت یطلع من المشرق آیا ہے۔ ایک نار عظیمہ کے لئے من قبل المشرق ہے۔ بلکہ طاعون قحط۔ زلازل بھی مشرق ہی میں آئے۔

۶۔ کتب سابقہ میں بھی مشرق کے متعلق پیشگوئی ہے۔ چنانچہ یسعیاہ باب ۴۱ آیت کے پڑھنے سے یہ امر واضح ہے۔

نام اور نسب ظہور کے مقام کے بارے میں بحث کرنیکے بعد اس امر پر غور کرنا باقی رہ گیا کہ وہ علامات پوری ہوئیں یا نہیں جو ظہور مہدی کے لئے مقرر ہیں سوا سکے لئے جزئیات کا گنانا کوئی ضروری تو معلوم نہیں ہوتا کیونکہ صدیق حسن خان نے تمام روایات و علامات کو اپنی کتاب میں جمع کیا اور انکے بارے میں لکھا کہ یہ سب پوری ہو چکی ہیں صرف ظہور مہدی باقی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

زمانۂ فاطمی منتظر قریب الحصول و مرجو القرب است۔ زیرا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وقوع امارات صغریٰ بجمیعہا و تغیر عظیم عالم و اہل عالم و ضعفِ تام اسلام و رفع علم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ امارات جلیہ و علامات بینہ قرب زمان ظہور است اور اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴ پر بھی یہی مضمون ہے۔

علامات ظہور مہدی

مگر میں نے ظہور المسیح میں ایک دفعہ ایسے نشانات جمع کئے تھے سو چند ایک یہاں بھی لکھے دیتا ہوں۔

(۱) خروج دجال جس کے فتنے سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی اول و آخر دس آیات کے پڑھنے کا حکم ہے صرف انہی کے مطالعہ سے واضح ہوسکتا ہے۔ کہ وہ کونسی قوم ہے اور پھر دجال کے حلیوں کا اختلاف ایک طرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا پر زور دوسری طرف دجال واحد لاکر یختلون الدنیا بالدین جمع لانا۔ اور لغت میں اسکے معنی لطائفۃ عظیمۃ تحمل المتاع للتجارۃ ہونا۔ اس حقیقت کا مشعر ہے۔ میری تشریح کی حاجت نہیں۔

۲۔ خروج یاجوج ماجوج جن کی حقیقت ان بتوں سے واضح ہے جو جزیرہ برطانیہ میں اب تک موجود ہیں اور اسکے لغوی معنی یعنی آگ سے کام لینے والی قومیں اور پھر حزقیل نبی کی کتاب جس میں اسے جوج روس و مسک و توبال کے سردار صریحاً وارد ہے اور پھر مہروں کو سکھا دینا اور آسمانی اجرام کی تحقیقات میں کامیابی اور ہر بلندی پر چڑھنا یعنی ہر مشکل کام میں دخل اور کان ایسے لمبے ہونا کہ ہزاروں میل کی خبر سن لینا ان تمام باتوں سے واضح ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔

دجال یاجوج دابہ کی حقیقت

دجال اور یاجوج۔ ماجوج کے متعلق جس قدر نشانات ہیں اسکے متعلق دو باتوں کا خیال ضرور رہنا چاہئے۔ ایک یہ کہ یہ دونوں قومیں آدم کی نسل میں سے ہیں پس جو نشانات ہیں۔ انکے وہی معنی اور وہی تاویل ٹھیک ہے جو انسانی حالات کے مناسب ہے دوم یہ کہ کشفی نظارے ہیں اور کشف و خواب کی باتیں معانی کی تصاویر ہوتی ہیں کوئی ضرور نہیں کہ وہی صورت نظر آئے۔ جو خواب میں دیکھی گئی مثال کے لئے ایک تو

دجال کے گدھے کی پیشگوئی پر غور کیجیے جس قدر بھی باتیں ہیں چالیس باع لمبا ہونا صبح وشام چلنا چال ایسی تیز کہ بادل پیچھے رہ جائیں آگے پیچھے دھوئیں کا پہاڑ ہونا اور آوازیں دینا یہ سب ریل پر صادق آتا ہے مگر سواری اور بار برداری دونوں مقاصد کو پورا کرنیوالی سواری اگر نبی کریم کے کشف میں گدھے کی صورت میں پیش ہوئی تو تعجب کی بات نہیں سورہ یوسف میں جو خواب ہیں ان پر غور کرنے سے خوابوں کا فلسفہ معلوم ہو سکتا ہے۔ دیکھو وہاں قحط کے سالوں کو گایوں اور بالوں کی صورت میں دکھایا گیا اور بھائیوں کی فرمانبرداری کو ستاروں کے سجدہ کرنیکی شکل میں۔ دوم دابۃ الارض یہ طاعونی بیماری تھی کیونکہ اسی پر یہ آیت صادق آتی ہے کہ تکلمھم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون۔ مگر آپ صلعم نے اسے کشفی نظارے میں ایک عجیب الخلقت جانور کی صورت میں دیکھا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اب بھی لوگوں کو کسی بیماری کی آمد کی خبر ایسے تمثلات میں دی جاتی ہے۔ کئی لوگوں کو اس بات کا تجربہ ہوگا کہ انھوں نے خنزیروں کو دیکھا یا بھینسوں کو یا ہاتھیوں کو یا اونٹوں کو کہ وہ گاؤں میں آرہے ہیں۔ اور بعد ازاں وہاں بیماری پھیل گئی۔ ایک غور طلب دل لیکر میری اس تشریح پر غور کریں۔

۳۔ نصاریٰ کی حکومت کا تمام روئے زمین پر پھیل جانا۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۳)

۴۔ امت محمدیہ کے افراد کا یہودی صفت ہو جانا (صفحہ ۲۷۲) اسکے لئے بہتر طریق یہ ہے۔ کہ یہودیوں کے تمام حالات وصفات قرآن مجید سے الگ کر لئے جائیں اور پھر فرداً فرداً ان پر غور کریں۔ کہ آیا یہ سب باتیں آجکل کے مسلمان کہلانیوالوں میں ہیں یا نہیں۔

۵۔ قرآن رسمی طور سے رہجانا۔ اسلام کا صرف نام یعنی صرف نام کے مسلمان کام دیکھو تو غیر مسلموں کے اپنی شادیوں بیاہوں موتوں ولادتوں کے مراسم پر غور کرو۔ کوئی بھی ایسی بات ہے جو رسول اللہ صلعم یا صحابہ کرام یا ائمہ عظام نے ان میں سے کی ہو اور علماء کا شر فقہا ء تحت ظل السماء ہونا آئے دن انھی میں سے فتنوں کا نکلنا اور انہی میں فتنوں کا جا چھپنا رسالہ احمدی دہلی سے منگوا کر پڑھ لیجئے۔ اور ہر گز نہ سمجھیں کہ میں بوجہ احمدی ہونیکے ایسا کہہ رہا ہوں۔

٭ میں نے ایک کتاب قصص القرآن منظوم لکھی تھی وہ اس مقصد کے لئے کافی ہے۔

نواب صدیق حسن خان اس بات کے مقر ہیں دیکھو صفحہ ۲۶۹ مصداق تام وبین حدیث زمانہ ماست ۶۔ تجارت کا پھیلنا حتی کہ عورتوں کا اس میں دلچسپی لینا۔ ۷۔ شراب خوری کی کثرت ۸۔ دنیا میں لوگوں کا محو ہو جانا۔ ۹۔ ناجائز ولاوت اور زنا کی کثرت ۱۰۔ جھوٹی گواہیاں ۱۱ مختلف خیالات و مذاہب کا ظہور حتی کہ ایک ایک گھر میں کئی مذہب ۱۲ ظہورِ قلم ۱۳۔ کثرت ارتداد ۱۴۔ کتابوں اور اخباروں کا پھیلجانا۔ ۱۵۔ اونٹنیوں کا بیکار ہو جانا ۱۶۔ زمین کا اپنے خزانے الٹ دینا ۱۷۔ آدمیوں کا جلد بوڑھا ہو جانا۔ ۱۸۔ کاہنوں اور نجومیوں کا زور ۱۹۔ دل ایسے ضدی کہ جس بات پر جم گئے ہوں اس سے نہ ہٹیں۔ ۲۰۔ بھائیوں کا اختلاف ۲۱۔ اہل اللہ کی عزت کم گانے بجانے والوں کی زیادہ ۲۲۔ صالحین سے دشمنی فجار سے دوستی ۲۳۔ امانت میں خیانت ۲۴۔ علماء کا امراء کے تابع ہو جانا ۲۵ مسجدیں بہت مگر نمازیوں سے خالی۔ ۲۶ فتنے پر فتنے مصیبت پر مصیبت ۲۷ جہال کا مجتہد بننا ۲۸ حلال وحرام کی تمیز کا اٹھجانا۔ ۲۹۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کا ترک۔ ایسی ہی اور کئی علامتیں ہیں۔ جن کے ظہور میں کسی کو شک نہیں۔

مہدی کے ظہور کا وقت پھر علمائے عصر اور اہلِ کشوف نے جو وقت مقرر کیا جس صدی کا تعین کیا وہ بھی آچکی یعنی چودہویں صدی جس کی طرف وہ حدیث رہنمائی کرتی ہے جس میں یہ وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا اور علیٰ راس کل مائۃ سنۃ کے دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ بھی نکلتا ہے۔ کہ عظیم الشان مجدد اسوقت پیدا ہوگا۔ جب ہر صدی کا سر ملجائیگا۔ چنانچہ یہ صدی ایسی ہے۔ جس میں تمام قوموں کے سنوں کی صدیوں کے سر ملتے تھے جنتری نکال کر دیکھ لو پھر چودھویں صدی کا شروع ہو جانا۔ بلکہ ایک چوتھائی سے زیادہ عرصہ گزر جانا اور کسی مدعی مجددیت کا سوائے حضرت مرزا صاحب کے ظاہر نہ ہونا اور پھر جو فتن اسوقت ظاہر ہیں ان میں سے بڑا فتنہ پرستاری صلیب اسکے دفع کی طرف سوا آپ کے کسی کا متوجہ نہ ہونا اور یکسر الصلیب اور یقتل الخنزیر کے اعداد اور دوسری طرف غلام احمد قادیانی کے اعداد یہ سب باتیں مل ملا کر بتاتی ہیں کہ مہدی کے ظہور کے لئے یہی صدی تھی۔ اور یہ مہدی وقت

غلام احمد قادیانی ہی کے لئے مقدر تھی جیسا کہ اسکے نام کے اعداد میں یہ اشارہ مخفی تھا۔ پھر خلفائے محمدی کا خلفاء موسوی کا مشابہ ہونا اور لیستخلفنھم کے اعداد ۱۳۰۵ھ جس میں تمام خلافتوں کا نمونہ جمع ہونیوالا تھا اور ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّہ اور واللہ متم نورہ۔ اور اسلام کو ہلال سے ایک تعلق اور نبی کریم کے نور سے مستنیر اولیاء اللہ کے آنیکی پیشگوئی صاف جتاتی ہے کہ یہ ہلال چودھویں صدی میں موافق قانون قدرت بدر ہو سکتا ہے۔ اور اس صدی میں آپ کا مظہر اتم پیدا ہونیوالا تھا۔ پھر بڑی بڑی نشانیوں کا آپ کے دعوی پر بعد السائین موتیوں کی لڑی کی طرح پے در پے ظاہر ہونا اور بھی اسکی تائید کرتا ہے

مرزا غلام احمد امام مہدی ہیں

چنانچہ ستارہ ذوالسنین جو ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا (۲) جاوا کی آگ جو کئی دن تک ۱۸۸۳ء میں آسمان کے افق کو سرخ بناتے رہی اور صدیق حسن خان اس کی تصدیق کرتا ہے (۳) پھر سنی و شیعہ کی متفقہ روایت کے مطابق ۱۳۱۱ھ میں چاند کو تیرھویں اور آفتاب کو اٹھائیسویں[لے] تاریخ ماہ رمضان میں غیر معمولی طور سے گرہن لگنا اور اس جمع الشمس والقمر کے بعد این المفر کے ماتحت وبائے طاعون کا پھیلجانا (۴) آسمان سے ندا کا آنا کہ حق آل محمد میں ہے اور زمینی آواز کہ حق آل عیسیٰ میں ہے۔ جو عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جس کی حضرت مرزا صاحب کے ساتھ پندرہ دن بحث رہی اور آخر پندرہ ماہ میں مرجانیکی پیشگوئی فرمائی بشرط رجوع تاخیر بتائی۔ پھر اسکا خوف بلکہ اسی مجلس میں آنحضرت صلعم کو دجال کہنے سے توبہ کرنا اور اس رجوع سے فائدہ اٹھا کر بچنا اور زمینی آواز کا بلند ہونا مگر قسم نہ کھانے پر جھوٹا ثابت ہونا اور ایک سال کے اندر مرجانا (۵) رمضان میں جمعرات کو ایک ندا اور دن کے آخری حصہ میں کسی کے قتل ہونیکی خبر اور اسپر بڑا فتنہ برپا ہونا۔ اور اسی کے مطابق حضرت مرزا صاحب کا لیکھرام کے مقتول ہونیکی پیشگوئی کرنا اور کشف میں کسی فرشتہ کو اسکے قتل پر آمادہ دیکھنا۔

لے بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ پہلی تاریخ چاند کی گرہن لگیگا کوئی ان سے پوچھے کہ پہلی تاریخ کے چاند کو قمر کون کہتا ہے اور حدیث میں نخسف القمر آیا ہے دوم پہلی تاریخ گرہن کیا لگتا ہے سوم لا الشمس ینبغی لہا کے مطابق نظام شمسی میں فرق نہیں آتا۔

پھر ۵۔ پانچ ۱۹۰۷ء کو اسکا مارا جانا اور قومی شہید کی آواز کا بلند ہونا اور اس کے بعد شور محشر بپا ہونا (۶) ایک نفس زکیہ کا شہید ہونا جس سے شاناں تذبحان براہین احمدیہ کی پیشگوئی کے مطابق صاحبزادہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں جنہیں اس جرم پر سنگسار کیا گیا کہ وہ کیوں جہاد کا قائل نہیں اور حضرت مرزا صاحبکو امام مہدی مانتا ہے (۷) اور پھر آسمان اور بادلوں سے آوازیں آنا کہ یہ مسیح و مہدی ہے اور مشرق سے مغرب تک آواز کا پہنچنا اور اسی نوشتے کے مطابق ہزارہا لوگوں کو خواب آنا اور اولیاء اللہ کو کشوف میں دکھائی دینا اور بعض کو الہام ہونا کہ یہی معنی آسمانی آواز کے ہیں اور جس کی تصدیق میں کم از کم بیس ہزار احمدی کو پیش کیا جا سکتا ہے اور پھر اخباروں تاروں اور ڈاکوں کے ذریعہ مشرق سے مغرب تک یہ خبر پھیلجانا (۸) اور مہدی کے وقت ایک پر امن سلطنت کا ہونا جس میں بروئے حاکم شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پینگے۔ اور القت ما فیھا کے مطابق زمین کے مختلف خزانوں اور ایجادوں کا نکل آنا (۹) اور ارتداد کے فتن کا کثرت کے ساتھ ہونا (حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۵) (۱۰) اور اذا زلزلت الارض زلزالھا اور ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ کے مطابق پے در پے زلزلوں کا آنا (۱۱) اور جیسا کہ حدیث الغاشیہ ص ۳۴۹ اور انجیل میں آیا ہے کہ مسیح کے نزول ثانی کے وقت چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ سورج اندھیرا ہو جائیگا اور مری پڑیگی زلزلے آئینگے طاعون اور موت احمر کا زور ہوگا (۱۲) حج کا رکا جانا جو بوجہ شدت طاعون کئی سال بند رہا (اقتراب الساعۃ ص ۲۶) (۱۳) دنیا کی ویرانی کا آباد اور آبادی کا ویرانہ ہونا (اقتراب ص ۳۹) دیکھو پنجاب میں مربعوں کی آبادی اور زلازل سے کانگڑہ وغیرہ کی تباہی (۱۴) اور آپ کے زمانہ میں اسلام کو خاص تقویت ملنا جلسہ مذاہب اعظم میں لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کے ماتحت آپ کا مضمون سب پر اعلیٰ رہنا (۱۵) اور ایسے حالات میں آپکا ظہور کہ قومیں قوموں پر چڑھ رہی ہونگی۔

اس بات کے یقینی ثبوت ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد ہی مہدی موعود ہیں جنکا نام احمد ظہور کا مقام مشرق قادیان نسب فاطمی فارسی اور دیگر علامات

بیرونی و اندرونی میں بتا چکا ہوں اور وہ حلیہ بھی آپ ہی پر صادق آتا ہے جو احادیث میں ہے کہ گندم گون سرخی مایل (حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۴) میانہ قد روشن پیشانی اونچی ناک کمان ابرو کلان جسم زبان میں کسی قدر ثقل ریش مبارک گھنی سر پر بال کاندھے تک (حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴) اور ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی حمام سے آئے ہیں یہ سب علامتیں آپ میں موجود پھر جیسا کہ حدیث میں آیا تیس چالیس سال کے درمیان میں خدمت دین پر کمر بستہ ہونا اور چالیس سال تک رہنا جیسا کہ براہین صفحہ ۵۳۰ پر لکھتے ہیں کہ ۱۸۶۸ء میں الہام ہوا۔ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" اور ۱۹۰۸ء میں آپ کا وصال ہوا۔ جس کے بارے میں اڑھائی سال پہلے آپ نے خبر دی اور مطابق آیت قرآنی الوصیت لکھدی۔

آپ کے صدق پر حجت ناطقہ

اگر یہ باتیں کسی کو سمجھ میں نہ آویں یا آپ پر ایمان لانیکے لئے کافی نہ سمجھے تو ایک اور طریق ہے وہ یہ کہ تمام دعاوی کا خلاصہ تو یہ ہے کہ آپ نے خدا کا فرستادہ ہونیکا دعوی کیا پس آپ کے دعوی کی پڑتال انہی اصولوں پر کیجائے جو کسی اللہ کے بھیجے ہوئے کو شناخت کرنیکے لئے مقرر ہیں ہر ایک شخص کسی نہ کسی کو راستباز تسلیم کرتا ہے پس وہ اپنے مذاق کے مطابق ہی بشرطیکہ وہ مذاق سلیم موافق آیات اللہ و احادیث نبویہ ہو تحقیق کرلے مختصراً اتنا ہی غور کرے کہ اللہ تو نبی کریم صلعم ایسے جلیل القدر انسان کے بارے میں فرماتا ہے لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین کہ اگر وہ تقول کریں تو ہم رگ جان کاٹ دیں اور فرماتا ہے قد خاب من افترٰی مگر آپ چالیس سال نزول وحی کا دعوی بڑے زور شور سے اور مؤکد قسموں سے کرتے ہیں اور پھر عذاب الہی کا نزول مخلوق خدا پر ہوتا ہے اور آپ حسب پیشگوئی انی احافظ کل من فی الدار خاصۃً محفوظ و مامون رہتے ہیں۔ اور جو کام شروع کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں اور اس میں کامیاب ہو کر مرتے ہیں کیا ایسا شخص مفتری ہو سکتا ہے تعجب ہے کہ دنیوی گورنمنٹ میں ایک مصنوعی تھانیدار بننے والا بھی پکڑا جائے اور خدا کی سلطنت میں یہ اندھیر کہ چالیس سال دعوے پر قائم رہے اور ایک عالم اسکا متبع ہو۔ پھر وہ کامیابی پر کامیابی دیکھتا جائے ابتدا میں تنہا و بے کس ہو

بے نام ونشان ہو اپنا دعویٰ شایع کرے کہ یاتون من کل فجٍ عمیق اور پھر اسکے مطابق باوجود علماء واُمراء و فقراء کے ناخنوں تک زور لگانیکے اسکی طرف رجوع خلایق کا یہ عالم ہو کہ امریکہ تک سے لوگ آویں اور پھر وہ عارضی طور پر چند منٹ کی کشش نہ ہو بلکہ آپ کی وفات کے بعد ابتک تین چار سو کی ایک لایق جماعت دیکھی جاوے جو دن رات قرآن پڑھتے ہوں اور دین خدا کی اشاعت میں محو اور پھر اپنے طور پر ہر ایک ان میں سے کسی نہ کسی بات میں کامل ہو اور وہ جماعت جمع بھی ایسے گاؤں میں ہو جس کا نہ لباس نہ زبان نہ وضع قطع نہ کوئی دلکش سین موجب کشش ہو۔ بلکہ محض خدا کا نام کیا تم دنیا کے کسی حصہ میں ایسے گاؤں کا پتہ دے سکتے ہو جہاں ایم۔ اے مولوی فاضل اور بڑے بڑے محقق عالمان السنہ کلدانی وعبرانی جمع ہوں اور قرآن انکے ہاتھوں میں ہو اور وہ اپنی زندگی دین کے لئے وقف رکھتے ہوں ہمیرے خیال میں یہی ایک زندہ نشان آپکی صداقت کے لئے کافی ہے خصوصاً اسلئے کہ اس حالت کی خبر قبل از وقت شایع کی گئی۔ یہ تو

آپ کی صداقت پر برہان ساطعہ

ایک اعجاز ہے ان کرامات میں سے جو آپ کے ہاتھوں پر ظاہر ہوئیں۔ اگر آپ مجموعی طور پر سب کرامتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو تریاق القلوب حقیقۃ الوحی دیکھیں فرصت قلیل ہے تو کرامات المہدی منگوالیں اور سوچیں کہ اسقدر فعلی شہادت کسی جھوٹے کے لئے بھی خدا کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہے اور اگر آپ راستبازوں کے پہچان کے اصول مستنبط از قرآن و حدیث دیکھنا چاہیں تو معیار الصادقین مطالعہ کریں اور پھر ان معیاروں پر حضرت امام کا دعویٰ جانچیں اور اگر آپ تعلیم دیکھنا چاہیں تو تعلیم المہدی پڑھیں اور دیکھیں کہ ایسی پاک تعلیم کا چشمہ بجز اس دل کے ہو سکتا ہے جو خدا کے ہاتھوں سے صاف اور معطّر اور وحی الٰہی سے معمور کیا گیا ہو اگر ان میں سے کچھ بھی نہیں پڑھتے تو کم از کم خدا کے لئے اتنا ہی غور کریں کہ آپنے اگر افترا سے دعویٰ کیا تو کیوں کیا۔ کیا آپ نعوذ باللہ مجنون تھے کیا ۸۴ کتابوں کا مصنّف کہ ہر ایک ان میں سے معارف و حقائق کا ایک گنجینہ اور تمام مذاہب باطلہ کا پورا ردّ کرنے والی ہے مجنون ہو سکتا ہے کیا اتنی بڑی جماعت کا امام اور ان میں وحدت کی روح پھونکنے والا

دیوانہ ہے یا آپ عیاذاً باللہ دنیا پرست تھے اگر تھے تو آخر اسکا کوئی نشان بھی چار پانچ لاکھ مرید اس قدر روپے کی آمد کہ ڈاکخانہ کے رجسٹروں سے پتہ لگ سکتا ہے۔ پھر آپنے کوئی جائداد خریدی کوئی زمین حاصل کی کوئی مکان عالیشان اپنی ذات کے لئے بنوایا اپنی اولاد کے لئے گدی نشینی کی وصیت کی ہرگز نہیں جب ان میں سے کوئی بات بھی نہیں تو آپ بتائیے کہ پھر یہ دعویٰ کیوں کیا اور آپ کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ ساری دنیا کو اپنا دشمن بنا لیا اور اسقدر مشکلات میں گزاری کیا ایسے لوگ موجود نہیں جو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اگر دعویٰ مسیحائی نہ کرتے تو ہم انکی جوتیوں کی خاک کو اپنا سرمہ بناتے کیا یہ صحیح نہیں کہ اگر آپ یہ دعویٰ نہ کرتے محمد حسین بٹالے کا لاٹ مولوی آپ کا مطیع فرمان رہتا مگر آپ نے خدا کے حکم کے سامنے مخلوق کی کچھ پروا نہ کی اور اس نے آپ کی ایسی تائید کی کہ ہزاروں لاٹ مولوی آپ کی آنکھوں کے سامنے ذلیل ہوئے اور خود ان کی زندگی دوسروں کے لئے نمونۂ عبرت بنی۔

اطمینان کی تیسری صورت یہ طریق بھی اگر کسی کے اطمینان کے لئے کافی نہیں تو میں ایک اور صورت بتاتا ہوں وہ یہ کہ دو فریق ہیں ایک مہدی کا منکر ہے لیکن دوسرا فریق مہدی کو مانتا ہے اور اس طرح پر بالواسطہ نبی کریم صلعم کی پیشگوئیوں کی بھی تصدیق کرتا ہے اور ان فیوضات و انعامات کا وارث ہوتا ہے جو اس ایمان کے ساتھ مختص ہیں اب ان میں سے کونسا فریق احق بالامن ہے اگر بفرض محال وہ مزعومہ مہدی ہی آگیا تو حضرت مرزا صاحب کے مہدی ماننے والے فریق کا کیا نقصان ہے وہ اسکو بھی مان لینگے لیکن اگر یہی مہدی موعود ہے اور ضرور ہے تو پھر منکرین کا کیا حال ہے یہ آپ خود ہی سمجھ لیں۔

اطمینان کا چوتھا پہلو دوم اسوقت تمام قوموں میں ترقی کا خیال موجزن ہے اور ترقی کا دار و مدار وحدت پر ہے ہندو اپنی جگہ کوشاں ہیں عیسائی اپنی جگہ مسلمان اپنی جگہ چنانچہ اس کوشش کیلئے کئی انجمنیں قایم ہو چکی ہیں مگر ایمان سے کہیئے ان میں سے کسی کو بھی کامیابی ہوئی ہرگز نہیں مگر یہ امر مسلمہ ہے کہ حضرت مرزا کی جماعت میں باوجود مختلف المذاق

مختلف الطبائع مختلف الاحوال مختلف الاوطان ہونیکے وحدت قائم ہے اور مقلد غیر مقلد شیعہ وہریہ نقشبندی قادری چشتی پرانے علما ذہنی روشنی کے تعلیمیافتہ غرض سب کے سب اس جماعت میں داخل ہوتے ہی بھائی بھائی بنجاتے ہیں اور ان میں کوئی اختلاف نہیں رہتا اور ایک شخص کے اشارے پر کٹ پتلی کی طرح چلتے ہیں پس کیا ایک یہی بےمثل ولانظیر فائدہ جو تمام دنیوی اور دینی ترقیوں کا مدار ہے اس بات کی طرف داعی نہیں کہ آپ سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہوجائیں پھر گورنمنٹ کے لئے سب سے پرامن مطیع جماعت بھی یہی ہوسکتی ہے جو خونی مہدی کی آمد کی منتظر نہیں جرائم کے ارتکاب سے بالکل محفوظ ہے اور ۹۵ فیصدی تو یقیناً گناہوں کی زندگی سے جو یقیناً ایک جہنمی زندگی ہے بنسبتاً بچی ہوئی ہے اور اپنی قوم کے لئے ایثار کا مادہ رکھنے کے لحاظ سے بہت ہی مفید ہے اور قوت استدلال اور دلائل قویہ و براہین قاطعہ سے مسلح ہونیکے باعث اعداء پر مظفر و منصور و مصلح عالم ہے اور اسکا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے کہ جب آریہ یا عیسائیوں سے مباحثہ پیش آتا ہے تو ہماری سلسلہ کی کتابوں سے مدد لیجاتی ہے اور جب کوئی انکا جلسہ ہوتا ہے تو اس میں باوجود جاننے کے کہ احمدی غیر احمدیوں کو کیا جانتے ہیں کوئی نہ کوئی احمدی لیکچرار ضرور طلب ہوتا ہے اور جب کوئی عیسائی سوال کرتا ہے کہ زندہ نبی کون وہ جو آسمان پر بجسدہٖ موجود اور مردوں کو زندہ کرنیوالا اور گناہوں سے پاک ہے یا وہ جو مدینہ کی خاک میں مدفون ہے اور جس نے کوئی مردہ زندہ نہ کیا اور جس کے لئے قرآن مجید میں آیا کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرو تو ایک احمدی ہی کو جواب کے لئے کھڑا کرنا پڑتا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عزت اور ختمیت بھی اسی طرح قائم و ثابت ہوتی ہے کہ اسی امت سے آپ کے فیض سے مستفیض آپکے اتباع میں فنا ہوکر آپ کی ایک مہر سے ایک مصلح پیدا ہو نہ یہ کہ دوسری امت سے ایک آکر نبوت کی مہر کو توڑے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اسی سلسلہ میں داخل نہ ہوجائیں

اطمینان کی چوتھی صورت اس سے بھی قطع نظر اگر آپ ان اسلامی خدمات کو دیکھیں جو آپ کی ذات ستودہ صفات نے انجام دیں۔

مثلاً (۱) تمام دنیا کو دعوت اسلام بڑے بڑے امراء و سلاطین کو پیام حق پہنچا دینا اور بیس ہزار کے

قریباً اشتہار شایع کرنا (۲) دہریہ کیلئے قرآنی پیشگوئیوں اور خود آپ قبل از وقت اخبار بالغیب کر کے معرفت الٰہیہ و ایمان بالرسل کی راہ کھولنا (۳) برہموؤں کو الہام وحی و رسل کی ضرورت بتانا اور اسکے لئے براہین احمدیہ کی تصنیف (۴) آریہ کے لئے سرمہ چشم آریہ۔ شحنۂ حق۔ قادیان کے آریہ اور ہم۔ نسیم دعوت۔ چشمہ معرفت (۵) سکھوں کے لئے ست بچن چولہ گرو نانک اور خود انکے بڑے مندر سے قرآن کریم کی موجودگی کا ثبوت (۶) پادریوں کے لئے انجام آتھم چشمہ مسیحی وغیرہ ایک کتابیں۔ اور ان مذاہب کے لیڈروں سے فیصلہ کن مباحثے اور وفات مسیح کا ثبوت اس شدومد اور اس زور شور سے جو دوسرے معنوں میں کسر صلیب ہے (۷) پھر اندرونی فرقوں پر اتمام حجت شیعہ پر سر الخلافہ اور حجۃ اللہ سے اور سرسید احمد خان پارٹی پر برکات الدعا اور آئینہ کمالات سے (۸) اور رسوم و بدعات کا اپنے پیروؤں میں یک قلم مٹا دینا۔ اور انہیں سنت نبوی کا صحیح طور پر متبع اور خادم قرآن بنا دینا اور بالکل صحابہ کرام کی طرز پر انکا تزکیہ نفوس کیا کم خدمات ہیں اور کیا ان سے بانی سلسلہ احمدیہ کی عظمت دلوں میں نہیں بیٹھ جاتی اور ایک طالب حق کو اسبات کی طرف رہنمائی نہیں ہوتی کہ عالموں میں سے اگر کوئی عالم قابل اتباع ہے تو مرزا اور اگر پیروں میں سے کوئی پیر مستحق بیعت ہے تو مرزا اور اگر لیڈروں میں سے کوئی لیڈر سزاوار ستایش و تقلید ہے تو مرزا علیہ و علیٰ مطاعہ الصلوٰۃ والسلام

اعتراضوں کا ایک ہی جواب میں جانتا ہوں کہ حضرت اقدس کی طرف بعض عیوب منسوب کئے جاتے ہیں اور بعض کمزوریاں انکی پیشگوئیوں میں بتاتے ہیں مگر اسطرح جھگڑا بڑھانے سے کبھی کسی بات کا فیصلہ نہیں ہوا کرتا۔ جب کسی ایک دلیل سے ہم ان کا مامور من اللہ یا مورد وحی ہونا ثابت کر چکے تو یہ سوالات از خود حل ہو جاتے ہیں۔

کیا تمام پیشگوئیوں کا بلفظہ پورا ہو جانا ضروری ہے کیا معترضین ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم بھول گئے۔ کیا وہ فتوح الغیب میں سید عبد القادر جیلانی کا نوشتہ نہیں پڑھتے کہ یجوز ان یعد اللہ الوعد ولا یظہر العبد وفاء بذالک۔ اور محمدی بیگم کے نکاح کا اعتراض لئے پھرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اس میں حضرت مرزا

کا ذاتی طور پر کیا فایدہ تھا اگر وہ لڑکیوں کے حریص ہوتے تو کیا پانچ لاکھ جماعت میں سے معزّز و ذات دین جمیلہ و طیبہ بیبیاں ان کو نہ مل سکتی تھیں پھر اس نکاح پر اڑنے کی کیا وجہ بات صاف ہے کہ اللہ نے اس خاندان کو ان انعامات کا وارث کرنیکے لئے جو انہی کے ایک بھائی خدا کے برگزیدہ رسول پر ہو رہے تھے ایک سبیل نکالی انھوں نے ناشکری کی اور خدا کا حکم نہ مانا۔ تب وہ اس انعام سے محروم کئے گئے۔ یہ ایسی صاف اور صریح بات ہے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسپر اتنا جھگڑا کیوں ہے۔ عبد الحکیم نے خود اپنی ہی پیشگوئی کی تاریخیں بدل بدل کر اپنے جھوٹا ہونے[۵۱] پر مہر لگا دی ثناء اللہ نے خود ہی معیار قائم کیا کہ مفسدین کو مہلت ملتی ہے خدا نے اسی راہ سے اسکو پکڑ لیا جس راہ سے اسنے بچنا چاہا۔ عمر کی نسبت آپ نے نصرۃ الحق میں کئی برس پہلے لکھ دیا کہ الہام الٰہی سے ۷۴۔۸۰ تک معلوم ہوتی ہے چنانچہ ۷۵ سال قمری حساب سے عمر پائی غرض ایسی پیشگوئیوں کو اگر منہاج نبوت پر پرکھا جائے تو کوئی اعتراض نہیں رہتا۔ اور ایسے اعتراضوں کے جواب الہامات مرزا کے جواب میں میں دیچکا ہوں لیکن ایسی پیشگوئیاں بھی تو ہیں جنکے سچا ہونے میں کسی کو کوئی[۵۲] شک نہیں ہوسکتا انہی پر نظر کر کے ایمان لاؤ اور متشابہات کو محکمات کے تابع کر لو

غرض ماننے کے لئے تو کئی راہیں کھلیں ہیں لیکن اگر کوئی باوجود طلوع آفتاب صداقت کسی اندھیرے گوشے میں عمداً سر رکھکر کہتا ہے آفتاب کوئی نہیں تو میں اسکی شپرہ چشمی پر افسوس کرتا اور اسکی بصارت کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ولہ الحمد فی الاخرۃ الاولیٰ +

---

۵۱ اگر کچھ کسر رہ گئی تھی تو ۱۱ جنوری سنہ ۱۱ء کی پیشگوئی متعلقہ خلیفۃ المسیح سے یہ نوٹ نکلوایا کہ سیٹھان پھر جھوٹا نکلا۔

۵۲ حال میں جو پیشگوئیاں پوری ہوئیں انہی پر نظر کرو۔ (۱) بنگالہ کی دلجوئی (۲) تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد ایران کے متعلق (۳) غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون ٹرکی و طرابلس کے بارے میں۔

سُلّم الوصول الیٰ اسرار اسراء الرسول

مصنّفہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی پر ریویو

(گذشتہ اشاعت سے پیوستہ)

مولوی ابراہیم صاحب سلم الوصول کے صفحہ ۱۵۔۲۱ میں لکھتے ہیں۔

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ سورہ بنی اسرائیل میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کا ذکر ہے اور آسمان کا ذکر نہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف میں کسی جگہ ایجاز و اختصار ہوتا ہے اور کسی جگہ اطناب و اسہاب . . . . . دیگر یہ کہ نزد بعض محدثین اسراء سے مراد مسجد اقصیٰ تک کا سیر ہے جو اس صورت میں مذکور ہے اور معراج سے مراد سیر آسمانی ہے جو سورہ نجم میں بیان کیا گیا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نجم میں فرمایا۔

ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ عند سدرۃ المنتھیٰ عندھا جنّۃ الماویٰ اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ ما زاغ البصر وما طغیٰ لقد راٰی من اٰیات ربّہ الکبریٰ۔

ترجمہ۔ بیشک اس پیغمبر نے جبریل کو سدرۃ المنتھیٰ کے پاس جہاں جنۃ الماویٰ ہے ایک اور دفعہ بھی دیکھا اس کی اپنی اصلی صورت پر دیکھا ہے۔

جب اس سدرہ پر چھا رہا تھا۔ جو کچھ چھا رہا تھا یعنی انوار و تجلّیات الٰہیہ اسوقت بھی پیغمبر کی نظر نہ کسی طرف کو بہکی اور نہ مقصود سے اچٹی کچھ شک نہیں کہ پیغمبر نے اس موقعہ پر اپنے رب کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے۔"

"مفسرین علیہم الرحمۃ اس امر پر متفق ہیں کہ یہ آیتیں سیر معراج آسمانی کا قصہ ہیں اور یہ آیات معراج
کے جسمانی اور آسمانی ہونے پر صاف شہادت دے رہی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
جبریل علیہ السلام کو انکی اپنی ملکی صورت میں دو دفعہ دیکھا ہے ایکبار تو اوائل وحی میں . . . .
دوسری دفعہ آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جس کا ذکر اس آیات میں ہے ولقد راٰہ نزلۃ
اخریٰ عند سدرۃ المنتھیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کا ساتویں آسمان پر ہونا صحیح بخاری کی
حدیث معراج میں مذکور ہے چنانچہ آنحضرت صلعم ساتویں آسمان پر پہنچنے کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں
ثم انطلق بی حتی انتھیٰ بی السدرۃ المنتھیٰ وغشیھا الوان لا ادری ما
ھی (بخاری) یعنی پھر حضرت جبریل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لیگئے۔ تو اسجگہ میں نے اس سدرۃ کو ایسے انوار و
تجلیات ڈھانکتے دیکھے جنکی ماہیت کو میں پا نہیں سکتا . . . بس جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
جبریل کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے تو رسول اللہ صلعم
کے معراج آسمانی و جسمانی میں کیا شک باقی رہا . . . . دیگر یہ کہ آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ کے اوپر
رسول اللہ صلعم نے شب معراج میں جو کچھ عجائبات دیکھے۔ اللہ تعالیٰ انکی کیفیت یوں فرماتا ہے۔
اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ ما زاغ البصر وما طغیٰ لقد راٰی من اٰیات
ربہ الکبریٰ (سورہ نجم) جب اس سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا یعنی انوار و تجلیات آلہیہ
تو پیغمبر کی نظر اسوقت بھی نہ کسی طرف کو بہکی اور نہ مقصود سے آگے بڑھی بیشک پیغمبر نے اسموقعہ پر اپنے رب کی قدرت کے
بڑے عجائبات دیکھے ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان انوار و تجلیات کی عظمت کو ما یغشیٰ سے ایسے لطیف
طور پر سمجھایا کہ سننے والے کے دل میں اسکی عظمت و شان خوب بیٹھ جائے اور نیز ما زاغ البصر وما طغیٰ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال ادب اور نہایت قوت و حوصلہ کا بیان فرمایا کہ عجائبات قدرت کے دیکھنے اور انوار
و تجلیات کے مشاہدہ سے اتنی حیرت میں بھی نہ پڑے کہ انکی چشم مبارک نہ تو کسی طرف کو بہکی اور نہ مقصود
سے آگے بڑھی بلکہ اسیطرف لگی رہی جسطرف مالک الملک ذوالجلال والاکرام نے لگانی چاہی اور ان سب
عجائبات قدرت اور انوار تجلیات الہیہ کو بڑے ادب و حوصلہ سے مشاہدہ کیا اور چونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ

نے لفظ البصر فرمایا ہے یعنی آنکھ اور معلوم ہے کہ بصر آلات ذات و جسم میں سے ہے جس طرح دیگر اعضائے بدن ہیں کہ آلات روح میں سو اسلئے قرآن شریف سے بھی ثابت ہوا کہ معراج جسمانی آپکے جسم مبارک کے ساتھ کرایا گیا تھا۔ . . .

اس سورہ نجم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سب کمالات و انعامات کے ذکر کر بعد اللہ تعالیٰ نے اس قصہ معراج کو اس آیت پر ختم کیا ہے لقد رای من ایات ربہ الکبری یعنی بیشک ہمارے پیغمبر نے اپنے رب کے بڑے بڑے عجائبات قدرت مشاہدہ کئے اور سورہ بنی اسرائیل میں بھی اس قصہ کو ان لفظوں پر ختم کیا ہے لنریہ من ایاتنا یعنی ہمنے محمدؐ کو یہ سیر اسلئے کرایا کہ تا اسکو اپنی عجائبات قدرت مشاہدہ کرائیں "سبحان اللہ کیسے عجیب طور پر دونوں سورتوں میں اس قصہ معراج جسمانی کو ایک ہی امر پر ختم کیا اور ظاہر کر دیا کہ ان دونوں سورتوں میں ایک ہی واقعہ کا ذکر ہے پس بیت اللہ شریف سے بیت المقدس تک ذکر سورہ اسری میں ہے اور پھر وہاں سے ساتویں آسمان تک کا بیان اس سورہ نجم میں ہے":

معزز ناظرین! مولویصاحب کی اس طویل الذیل عبارت سے جو ہمنے اوپر نقل کر دی ہے صاف ظاہر ہو کہ مولویصاحب اپنے اس دعوے میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم خاکی کیساتھ ہوا بالکل ناکامیاب رہے مولوی صاحب نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ بیت اللہ شریف سے بیت المقدس کا ذکر سورہ اسرا میں ہے پس سورہ اسرا سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم خاکی کیساتھ آسمان پر جانا تو خود مولوی صاحب کے مسلک پر بھی ثابت نہیں ہو سکتا رہا سورہ نجم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بجسد عنصری آسمانپر تشریف لیجانا ثابت کرنا سو یہ امر بھی ہرگز ثابت نہیں مولوی صاحب کے استدلال کا سارا زور اسبات پر ہے کہ سورہ اسرا اور سورہ نجم دونوں میں بعض ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جن سے معراج کا روح اور جسم دونوں کے ساتھ ہونا ثابت ہوتا ہے صرف روح کیساتھ نہیں۔ مگر وہ یہ ثابت نہیں کر سکے کہ جسم سے مراد ضرور خاکی جسم ہے اور جب تک یہ بات ثابت نہ ہو مولوی صاحب کا دعویٰ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ ہم اس مضمون میں بہت سے قرائن قویہ پیش کر چکے ہیں جن سے عقل

بالبداہت یہ امر تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ واقعہ معراج میں جسم سے مراد جسم مثالی ہے جسم خاکی نہیں۔ پس مولوی صاحب نے جو سورہ نجم کے لفظ البصر سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ بصر آلات ذات و جسم میں سے ہے نہ کہ آلات روح میں سے اور اس سے معراج نبوی کا بجسم خاکی ہونا ثابت ہے یہ استدلال بھی انکا نہایت ضعیف و رکیک ہے کیونکہ بصر جس طرح جسم خاکی کے اعضا میں سے ایک عضو ہے اسی طرح جسم مثالی کے اعضا میں سے بھی ایک عضو ہے۔ پس وہ سوال کہ جسم سے مراد جسم خاکی ہے یا جسم مثالی بدستور قائم رہا۔

یہ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند حکیم و حمید نے قرآن مجید کی اسی سورۃ یعنی النجم میں ایک ایسا زبردست قرینہ قائم کر دیا ہے جس سے اہل نظر کو اسبات کے مان لینے میں کچھ شک نہیں رہتا کہ معراج نبوی اس عالم شہادت کا واقعہ نہیں بلکہ فی الحقیقت ایک کشفی و مثالی واقعہ ہے اور وہ قرینہ جسکو مولوی ابراہیم صاحب نے قصداً مخفی رکھا ہے یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما کذب الفؤاد ما رای (سورہ النجم) نبی کے دل نے جو کچھ دیکھا اس میں مغالطہ نہیں کھایا۔

پس یہ آیت باآواز بلند شہادت دے رہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے متعلق جو کچھ دیکھا اس دیکھنے کا سرچشمہ آپکا دل تھا اور جب دیکھنے کا سرچشمہ دل ٹھہرا تو ظاہر ہے کہ ایسے دیکھنے کے لئے بصر بھی ایسی ہی ہونی چاہیئے چنانچہ ما زاغ البصر میں ال اسی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ لہذا ایک فہیم اور نکتہ رس طبیعت اس قرینہ قویہ پر نظر ڈالکر باسانی نتیجہ نکال سکتی ہے کہ معراج نبوی جسم خاکی کیساتھ نہ تھا۔

سورہ نجم کی وہ آیات جو معراج کے متعلق سمجھی جاتی ہیں انکی نہایت لطیف تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ نے تصدیق براہین میں لکھدی ہے ناظرین اس مقام کو دیکھکر بصیرت حاصل کر سکتے ہیں طوالت کے خوف سے میں نے اس مضمون میں اسکو نقل کرنا مناسب نہیں سمجھا مختصر اغرض ہے کہ سورہ النجم میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں جس سے معراج نبوی کا بجسد عنصری ہونا ثابت ہوتا ہو نہ سورہ اسراء میں کوئی ایسا لفظ ہے اگرچہ سورہ اسرا کا تعلق حسب اقرار مولویصاحب صرف بیت اللہ سے بیت المقدس تک ہے۔

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعض عجائب پرست مفسرین نے قرآنی الفاظ پر بیجا حواشی چڑھا کر ایک اعلیٰ درجہ کے کشفی واقعہ کو جسمانی رنگ کا ایک واقعہ سمجھکر معراج نبوی کو بجسدہ العنصری مان

لیا ہو مگر چونکہ یہ عقیدہ اصل مفہوم کلام ربّانی کے خلاف ہے اسلئے مولوی ابراہیم ہو یا کوئی اور اس عقیدہ کو قرآنی الفاظ سے ثابت نہیں کر سکتے چنانچہ مولوی ابراہیم صاحب بھی اسقدر استدلال کے بعد جس کی حقیقت ہم ظاہر کر چکے ہیں تھک کر میٹھ گئے ہیں۔ اور باوجود اہلحدیث بننے کے کسی حدیث سے بھی اپنے عقیدہ کو ثابت نہ کر سکے۔ (باقی آیندہ)

سید صادق حسین مختار عدالت اٹاوہ

السلمان منا اہل البیت

شیعوں کا سوال ہے کہ حضرت میرزا صاحب نے جو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونے کے باعث مہدویت کا دعویٰ کیا ہے اور السلمان منا اہل البیت کی حدیث سے اپنا اہل بیت ہونا استدلال کیا ہے اسکا ثبوت کتب معتبرہ شیعہ سے دیا جائے۔

واضح ہو کہ مُلّا باقر مجلسی کی کتاب حیٰوۃ القلوب میں اور محقق ابن بابویہ کی کتاب اکمال الدین میں سلمان فارسی کا حال بڑے شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہوا ہے اور اسی طرح دوسری کتابوں میں بھی ہے اور امید نہیں کہ کسی عالم شیعہ کو سلمان فارسی کی بزرگی اور علو منزلت اور ان کے اہل بیت میں سے ہونے سے انکار ہو۔

اوّل بروایت حضرت امام موسیٰ بن جعفر محقق ابن بابویہ ان کے ایمان لانیکی کیفیت میں خود انکی زبانی لکھتے ہیں۔ کہ وہ شیراز کے دہقان زادوں میں سے تھے اصل عبارت من مردے بودم از اہل شیراز از دہقان زادہائے بزرگان ایشان بودم حیٰوۃ القلوب باب ۵۹ صفحہ ۶۰۱ مطبوعہ نول کشور یہی روایت جو بہت طول طویل ہے۔ کتاب اکمال الدین کے باب ۲ مطبوعہ ایران صفحہ ۹۹ میں بھی ہے

صحاح ستہ میں ایک حدیث میں مہدی موعود کی بابت بھی آیا ہے کہ وہ دہقان ہوگا

حارث حراث حضرت میرزا صاحب بھی بڑے بھارے زمیندار تھے

دوم رجال کشی وغیرہ امام صادق سے روایت کرتے ہیں کہ سلمان نے علم اول و آخر کو پا لیا اور علم

کے وہ ایک دریا تھے جو کہ ختم ہونے میں نہ آتا تھا اور وہ ہمارے اہلبیت سے تھے اصل عبارت سلمان علم اول و آخر را دریافت واو دریائے بود از علم کہ ختم نہ میشد واو از ما اہلبیت است حیوۃ القلوب صہ ۶۰۹ سلمان درگاہِ خدا است در زمین ہر کہ او را بشناسد مومن است ہر کہ انکار نماید کافر است و بدرستیکہ سلمان از ما اہلبیت است صہ ۶۰۹ کہ سلمان خدا کی درگاہ ہے زمین میں جو اسکو پہچانے مومن ہے اور جو اس سے انکار کرے کافر ہے۔ آجکل حضرت مرزا صاحب کے ماننے اور نہ ماننے پر بحث ہو رہی ہے امید ہے کہ ناظرین اس حدیث کو دلچسپی سے دیکھیں گے یہ روایت شیخ مفید سے رجال کشی میں بسندہائے معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی گئی ہے۔

کشی بسند معتبر روایت کردہ است کہ روزے نزد حضرت امام محمد باقرؑ نام بردند سلمان فارسی را حضرتؑ فرمود کہ او سلمان محمدی است بدرستیکہ سلمان از ما است اہلبیت حیوٰۃ القلوب جلد ۲ صہ ۶۱۰

سوم دوازدہ امام علیہم السلام کو شیعہ خواہ بقول مورخ ناسخ التواریخ انبیاء سے بھی افضل جانیں مگر خود ائمہ نے اپنی بابت جو کچھ فرمایا اور اصول کافی کتاب الحجۃ میں اسکا بیان ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام محدث تھے جو رسول اور نبی سے دوسرے درجہ پر ہوتے ہیں یہ بھی شیعہ کا اعتقاد ہے کہ دوازدہ امام کے بغیر کوئی امام نہیں ہے خواہ خود ان اماموں کے بھائی ہوں یا عزیز ہوں یا بزرگ ہوں حتیٰ کہ ان کے رتبہ کو حضرت سید الشہداء حمزہؓ اور حضرت جعفر طیارؓ بھی نہیں پہنچ سکتے حضرت عباس اور عقیل کا تو ذکر ہی نہیں لیکن اسی کیساتھ تعجب پر تعجب ہے کہ سلمان فارسی کو بھی محدث کہا گیا ہے چنانچہ فاضل مجلسی نے لکھا ہے وکشی بسند معتبر از حضرت امام محمد باقرؑ روایت کردہ است کہ علیؑ بن ابی طالب محدث بود و سلمانؓ محدث بود یعنی ملائکہ با ہر دو سخن میگفتند۔ دیکھو حیوٰۃ القلوب صہ ۶۱۲

اور سب مخالف و موافق جانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے بھی محدث ہونیکا جو دعویٰ فرمایا وہ بیجا نہ تھا بقول الولد سر لابیہ۔

معلوم ہو گیا کہ شیعوں نے جو امامت کا منصب صرف بارہ اماموں تک محدود رکھا ہوا ہے اور کسی اور بزرگ دین کو امام کہنے سے برا مناتے ہیں یہ سراسر درست نہیں ہے

چہارم - صحاح ستہ کی وہ حدیث جسکا ماحصل یہ ہے کہ آنحضرت نے سلمان فارسی سے فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا کو اٹھ جائے جب بھی سلمان کی قوم سے ایک شخص اٹھیگا اور ایمان کو پالیگا اور اس حدیث کا مصداق حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپکو ظاہر کیا یہی حدیث دو تین طرح سے کتب شیعہ میں بھی موجود ہے - اول تفسیر عمدۃ البیان اردو مولوی سید عمار علی صاحب مجتہد کی میں زیر آیت واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم لکھا ہے کہ رسول خدا سے بعد نازل ہونے اس آیت کے لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول خدا وہ کون لوگ ہونگے حضرت نے دست مبارک اپنا سلمان فارسی کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا - اگر ایمان ثریا پر لیتہ ہو تو اسکو لیوینگے اس قوم کے آدمی یعنی فارس کے باشندے مطبوعہ دہلی صنہ ۱۹۸

تفسیر صافی میں جس میں بالخصوص آئمہ کرام کی احادیث معتبرہ سے تفسیر کرنیکا التزام کیا گیا ہے زیر آیت یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم بحوالہ تفسیر مجمع البیان طبرسی لکھا ہے کہ بعض صحابہؓ نے آنحضرت سے دریافت کیا - کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں تو اسوقت سلمان فارسی آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپنے سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ مارا - اور فرمایا کہ یہ مراد ہیں - اور اسکی قوم قسم ہے - اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے - اگر ایمان ثریا سے بھی منوط ہوگا تو اسکو پائے گا - ایک شخص فارسی اصل روایت یوں ہے - ان ناسًا من اصحاب رسول اللہ قالوا یا رسول اللہ من ھٰؤلاء الذین ذکر اللہ فی کتابہ وکان سلمان الی جنب رسول اللہ فضرب بیدہ علی فخذ سلمان فقال ھٰذا وقومہ الذی نفسی بیدہ لو کان الایمان منوطًا بالثریا لتناولہ رجل من فارس

صادقوں کی روشنی حضرت اقدس کی وفات پر جس قدر اعتراض ہوئے ان سب کا مدلل جواب صرف ۴ر

نغمہ اکمل قاضی اکمل کی تمام نظموں کا مجموعہ جو حضرت مسیح موعود کی شان میں لکھی گئیں ۲ر فی جلد

دفتر تشحیذ سے منگواؤ

گناہوں سے بچنے کا طریق

اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔ عدل کرو عدل تقویٰ سے قریب تر ہے۔

وزنوا بالقسطاس المستقیم۔ ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھکر تولا کرو

جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مختلف اقوام اور مختلف ممالک میں وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کی بعثت کی مشترک غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ اپنے اپنے مخاطبوں کو گناہ سے پاک کریں اس کا ذریعہ اور علاج صرف یہی ہے کہ انکے دلوں میں معرفت الٰہی پیدا ہو کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یقین اسکے سمیع و بصیر اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونیکا یقین اور ایک روز جزا و سزا کے لئے اسکے حضور حاضر ہونے کا یقین دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ تو تب ہی انسان کا باطن پاک ہو سکتا ہے اور تب ہی وہ گناہ سے بچ سکتا ہے جبکہ اسکو یقین ہو کہ میرا مخفی در مخفی خیال بھی اس احکم الحاکمین کی باریک نگاہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور میرے ہر ایک فعل پر جزا سزا کا مرتب ہونا لازمی اور لابدی ہے۔

جب معرفت الٰہی کا سکہ اس طرح انسانی قلب پر مسلط ہو جائے تب تو انسان کامل طور سے گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے مگر اس سے ورے اور مدارج بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی ہستی اور جزا و سزا کے برحق ہونے پر ایمان تو ہوتا ہے مگر ایسا ایمان نہیں ہوتا کہ جو عین الیقین یا حق الیقین کے مرتبے پر پہنچا ہوا ہو اس ادنیٰ حالت میں انسان گناہ سے بہت کچھ بچ سکتا ہے مگر گاہے گاہے شیطان غلبہ پا جاتا ہے اور مومن کو غافل پا کر اسکو گناہ کی طرف کھینچتا ہے ان خطرات سے بچنے کے لئے منجملہ اور طریقوں کے ایک علاج یہ ہے کہ جو چیز تمہیں اپنے لئے ناپسند ہو اسکو دوسرے کے لئے تجویز نہ کرو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا یؤمن احدکم حتّٰی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یعنی مومن وہی ہے جو اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس اصول کو زندگی کے کسی شعبہ پر لگا کر دیکھ لو نتیجہ صحیح نکلیگا ایک زانی جو خود دن رات زنا اور اسکے مقدمات میں مشغول رہے ہرگز پسند نہیں کرتا کہ اسکی ماں بیٹی بہن بیوی کے ساتھ کسی

غیر کا ناجائز تعلق ہو۔ خود لوگوں کے ننگ و ناموس پر حملہ کرنا اسکے نزدیک ایک کھیل تماشا ہو مگر اپنی مستورات کو سخت پردے میں محفوظ رکھنا چاہیگا اسی طرح ایک چور دوسرے لوگوں کا محنت سے کمایا ہوا روپیہ نہایت بیدردی اور بیحیائی کے ساتھ چرالیگا مگر اگر اسکی ناجائز کمائی میں سے کوئی اسکا ہم مشرب یا غیر کچھہ چرائے تو اسے سخت گراں گزرتا ہے اگر ایک حاکم کسی ملازم کے ساتھ یا ایک آقا اپنے ماتحتوں کے ساتھ کسی معاملہ کے فیصلہ کرتے وقت اسبات پر غور کرے کہ اگر میں بجائے حاکم ہونیکے اسوقت ملزم یا ماتحت کی حیثیت میں ہوتا تو میں کیا چاہتا کہ میرے ساتھ کیسا سلوک کیا جاوے تو جس نتیجہ پر نیک نیتی کے ساتھ پہنچے وہی صحیح ہے اس طرح ایک با اختیار شخص ہر طرح کے ظلم اور بے انصافی سے بچ سکتا ہے اور حقیقی سکھ اور چین حاصل کریگا یہ ایک زبردست گر ہے اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اسکی اولاد اس کی خدمت اور عزت کرے تو اسکو چاہیئے کہ وہ خود اپنے والدین کی خبر گیری اور فرمانبرداری کرتا رہے۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ لوگ تمہاری غیبت کریں اور تمہارے متعلق جھوٹی افواہیں مشتہر کریں یا تمہارے پردے کی باتوں کا عوام الناس میں افشا کریں تو تمہیں چاہیئے کہ لوگوں کی عیب جینی اور غیبت سے پرہیز کرو اللہ تعالی کے نزدیک غیبت ایک نہایت ہی مکروہ چیز ہے چنانچہ حضرت حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے۔ "لا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ واتقوا اللہ" ترجمہ تم میں سے بعض بعضوں کی غیبت نہ کیا کرو بھلا کوئی تم میں سے پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے وہ تو تمکو یقیناً گوارا نہیں پھر غیبت کیوں گوارا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے پس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو" چونکہ غیبت کا مرض ہماری ملک میں بہت کثرت سے پھیلا ہوا ہے اسواسطے جملہ معترضہ کے طور پر اس عادت بد کے متعلق کچھہ لکھنا چاہتا ہوں۔

پس واضح ہو کہ غیبت کے یہ معنی نہیں کہ کسی کے متعلق کوئی جھوٹ اور بے بنیاد خبر شائع کیجائے کیونکہ یہ تو بہتان کہلاتا ہے غیبت یہ ہے کہ کسی کے پس پشت اسکا عیب بیان کیا جائے جس کی اشاعت سے اس شخص کو جس سے وہ بات تعلق رکھتی ہو دکھ اور تکلیف پہنچے اس سے صرف دو حالتیں مستثنے

ہیں ایک تو یہ کہ مظلوم اپنی تکالیف کو بلا تکلف بیان کرسکتا ہے لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم" اللہ تعالیٰ نہیں پسند فرماتا کہ منہ پھوڑ کر کوئی کسی کو بُرا کہے۔ ہاں مظلوم ظالم کی شکایت کرسکتا ہے۔

دوم یہ کہ کوئی شخص خیر خواہی کے طور پر کسی دوست کی کمزوری اور ضعف ایمان کا ذکر کرے بشرطیکہ ایسا ذکر کرنے سے غائب دوست کی بھلائی مقصود ہو مثلاً میرے علم میں ایک میرا دوست شراب خواری کی بدعادت میں گرفتار ہے ہیں ایک بزرگ سے اسکا ذکر اس نیت سے کرتا ہوں تاکہ آپ اُسکے لئے دعا فرمائیں یا اس شخص کو کوئی ہدایت فرمائیں شاید موثر ثابت ہو ایسا ذکر کرنا غیبت تصور نہ ہوگا مگر یہ یاد رہے کہ نیت خالصتہً اس کی اصلاح ہو ورنہ بسا اوقات دیکھا ہے کہ کسی شخص کا ذکر ایک دوسرے شخص سے بظاہر تو ایسے الفاظ میں کیا جاتا ہے جس سے سراسر اُس شخص کی بھلائی اور ہمدردی ٹپکتی ہے مگر باطن میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کے متعلق مخاطب کے دل میں بدظنی اور نفرت بٹھائی جاوے اس قسم کی مثالیں ناظرین کی ذاتی تجربوں میں آئی ہونگی ان دونوں قسم کی حالتوں میں امتیاز کرنا مومن کے لیے جو خدا سے ڈرنیوالا دل رکھتا ہو نہایت آسان ہے جب کسی کی غیبت میں اسکا ذکر کرنے لگو تو اپنے دل سے پوچھ لیا کرو۔ کہ میں یہ بات کس نیت سے کرنا چاہتا ہوں جو فیصلہ تمہارا دل نیک نیتی سے دیگا وہ صحیح ہوگا۔

"یحب لاخیہ ما یحب لنفسہٖ" کے متعلق اکثر مثالیں روزمرہ ملتی ہیں ریل کی سواری میں اکثر یہ تجربہ ہوا ہے کہ گاڑی ایک سٹیشن پر کھڑی ہے اسکے چلنے کا وقت ہے کہ اتنے میں ایک مسافر سر پر گٹھڑی لئے آتا ہے اور ایک کمرے میں داخل ہوا چاہتا ہے اگلے سوار مزاحم ہوتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ کسی دوسری گاڑی میں جگہ تلاش کرو یہاں ہرگز گنجائش نہیں۔ وہ نیا مسافر بیچارہ نہایت سراسیمگی کی حالت میں منت خوشامد کرتا ہے کہ مجھے چڑھ لینے دو گاڑی چلنے والی ہے مجھے دو تین سٹیشن تو جانا ہی ہے آدھ گھنٹہ کا سفر ہے کھڑے کھڑے چلا چلونگا تمہیں تکلیف نہ دونگا جب وہ اندر آجاتا ہے تو پھر کسی نہ کسی طرح اُس کے بیٹھنے کی بھی صورت نکل آتی ہے دوسرے سٹیشن پر گاڑی جب ٹھہرتی ہے تو ایک اور مسافر اُسی پہلے مسافر کی طرح آتا ہے اب پھر سواریاں شور مچاتی ہیں کہ یہاں گنجائش مطلق نہیں کہیں اور جگہ جاؤ لطف

یہ ہے کہ ان شور کنندوں میں وہ مسافر بھی شامل ہوتا ہے جو ابھی پچھلے سٹیشن سے سوار ہوا ہے وہ دس پندرہ منٹ میں بھول جاتا ہے کہ ابھی پچھلے سٹیشن پر میرے ساتھ کیا ہو رہا تھا اور میں کیسا مضطرب تھا کہ مجھے چڑھا لیا جاوے اگر وہ اس نقشے کو ذہن میں رکھتا جو اسکو پچھلے سٹیشن پر پیش آیا تھا تو اُس نئے چڑھنے والے کا مزاحم نہ ہوتا بلکہ اُسکے ساتھ ہمدردی کرتا پس جب کوئی سائل تمہارے پاس آئے تو اپنے تئیں اسکی جگہ میں رکھکر دیکھ لو اگر خود کسی کے پاس حاجت لیکر جاؤ تو کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہارا محتاج الیہ تمہاری حاجت کو پورا کر دے پس اگر خدا کسی کو محتاج بنا کر تمہارے پاس بھیجے تو چاہیئے کہ حتی الوسع اسکی حاجت روائی کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربیٰ والمساکین والمهاجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم" ترجمہ تم میں سے جو لوگ صاحب فضل و مقدور ہیں انکو نہ چاہیے کہ قرابت والوں اور محتاجوں اور اللہ کے رستہ میں ہجرت کرنیوالوں کو مالی امداد نہ دینے کی قسم کھا بیٹھیں بلکہ چاہیے کہ انکے قصور بخشدیں اور اس سے درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کر دے اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ تعالےٰ نے تو مختلف مدارج دنیا میں رکھے ہی اسلئے ہیں کہ تمام حالتوں میں انسان کو آزمائے تا دیکھے کہ کون تنگی اور تکلیف میں اس سے منہ موڑ لیتا ہے اور کون فراخی اور آسائیش میں اسکی فرمانبرداری سے اکڑ بیٹھتا ہے کسی کے پاس کوئی سائل آئے تو اسے خوش ہو کر خدا کا شکر منانا چاہیئے کہ اسکو خدا نے ایسی حالت میں پہنچایا کہ کوئی دوسرا انسان اپنی حاجت لیکر اُس کی طرف آیا اگر تم سائل کی حاجت پورا کرنیکا ثواب جس کا پھر اللہ ہی تمہیں موقعہ دیتا ہے حاصل کرنے میں تساہل یا پہلو تہی کروگے تو یہی ثواب کوئی اور شخص لے جائیگا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ خود براہ راست اس تمہارے سائل کو غنی کر دیتا تمہیں اسکی حاجت روائی کی توفیق دیکر دیکھتا ہے کہ تم کہانتک اسکی دی ہوئی نعمت کی قدر کرتے ہو اور اسکو کسطرح استعمال کرتے ہو۔

جب تم ایک شخص کو چند روپے ماہوار تنخواہ پر ملازم رکھتے ہو تو اس سے کس طرح سختی کے

ساتھ کام لیتے ہو اور چاہتے ہو کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو دیانتداری کے ساتھ ادا کرے اور کسی قسم کی کوتاہی اور غفلت کا مرتکب ہو پھر تم کیوں ان فرائض کی پرواہ نہیں کرتے جو تمہارے خالق مالک اور رازق کی طرف سے تمہارے ذمہ لگے ہیں وہ تمہاری تمام حاجتوں کا متکفل اور ہر وقت کا محافظ ہے اسکے احسانات احاطۂ شمار سے باہر ہیں پھر اسکا پانچوقت کی نماز کا حکم کیا تکلیف مالایطاق ہو رمضان کے روزے کیا بہت بھاری ہیں کیا صاحب مال لوگونکے لئے خدا کے دئیے ہوئے رزق میں سے ایک خفیف حصہ کا نکالنا اس مولیٰ کے رستے میں دینا امکان تعمیل سے باہر ہے۔ پھر کیسا کوتاہ عقل اور کم اندیش وہ شخص ہے جو ان حکموں کی تعمیل سے پہلو تہی کرتا ہے بالخصوص جب کہ فرمانبرداری میں اپنا ہی فائدہ ہے اور نافرمانی میں اپنا ہی نقصان ہو اللہ تعالیٰ غنی حمید ہے نہ تو تمام دنیا کی عبادت سے اسکی خدائی بڑھتی ہے اور نہ تمام مخلوق کی سرکشی سے اس میں کمی واقع ہوتی ہے وہ تمہارے تقویٰ کو پسند کرتا ہے اور اسپر انعامات مترتب فرماتا ہے۔ موجودہ وقت کو غنیمت سمجھو اور اللہ تعالیٰ کے وسیع خزانوں میں سے حصہ حاصل کرو ورنہ جب وقت گزر گیا تو پچھتاؤ گے مگر پچھتانا کام نہ آئیگا۔

(فرزند علی ہیڈ کلرک قلعہ میگزین شہر فیروزپور)

تقویٰ کے تین درجے ہیں

صابر متقی۔ جو جزع فزع سے پرہیز کرے۔ مصیبت پڑے تو کہدے مولیٰ کی چیز تھی لے گیا (۲) بدیوں سے پرہیز کرے نفس کو لگام چڑھائے رکھے (۳) جو احسانات اور انعامات اللہ تعالیٰ کے اسپر ہوں اس سے بڑھکر کوئی حرص نہ کرے **شاکر متقی**۔ شاکر انسان پر جب دکھ آتا ہے تو وہ صابر کی طرح صرف اتنا ہی نہیں کہتا کہ خدا کا مال تھا لیگیا بلکہ وہ ایک قدم اور بڑھاتا ہے اور کہتا ہے کچھ گھبرانیکی بات نہیں ایک چیز وہ لیگیا تو کیا فلاں فلاں نعمت بھی اسی کی دی ہوئی نہیں پس اسکی جناب میں شکر کا سجدہ بجالاتا ہے۔ **محسن متقی**۔ محسن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو معاً اسے خیال آتا ہے کہ میرے اور بھائی بھی ہیں انکو بھی تکلیف ہوتی ہوگی میرا فرض ہے کہ انکی ہمدردی کروں پس وہ نہ صرف خدا کے حضور موجودہ نعمتوں پر شکر بجالاتا ہے بلکہ وہ دوسروں سے ہمدردی کرتا ہے

(محمود)

معارفِ قرآن مجید

از فیوضات علامہ نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین

مجدّدین کی بعثت

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے دین اسلام پسند فرمایا اور حضرت محمد رسول اللہ کے لئے اپنا دین کامل کیا اب اس میں جب کوئی بے ترتیبی رسم و رواج الف و عادت یا کسی وجہ سے پڑجاتی ہے تو ہر امر کو با ترتیب کرنے اور مفسد اشیاء کے نکالنے کے لئے کوئی نہ کوئی اللہ کا بندہ مبعوث ہوتا ہی جب بنی امیہ کی خلافت سے کچھ گڑبڑ پڑی تو اللہ نے عمر بن عبد العزیز کو سلطنت دلائی یہ بڑا ہی نیکدل و متقی خلیفہ تھا لکھا ہے کہ شاعر اسکے دربار میں مدحیہ قصائد لکھکر لائے اور بامید انعام کئی مہینے ٹھہرے رہے آخر انھوں نے خلیفہ کے ایک دوست سے کہا کہ ہمیں کچھ دلواؤ عمر بن عبد العزیزؓ نے جواب دیا کہ مینے ساری علماء و فقہاء سے استفتا کیا ہے کہ شاعروں کو کس مدّ سے دیا جائے۔ مگر کوئی مد نہیں معلوم ہوتی ہاں میرا ذاتی روپیہ سات سو درہم ہے وہ لیجا سکتے اور انمیں سے اس شاعر کو دے سکتے ہو جس نے نبی کریم صلعم کی مدح میں فلاں شعر کہا ہے اسی طرح لکھا ہے کہ ایک شخص نے انسے کہا آپ نے اپنی زندگی میں اپنے بعد کے انتظام کے لئے فلاں کو ولیعہد بنایا ہے کیا آپ عالم الغیب ہیں یا اسکا دل آپکے ہاتھ میں ہے کہ وہ حقوق اللہ و حقوق العباد ادا کرنیوالا ہوگا فرمایا اسکا جواب میں کچھ دن بعد دونگا۔ اسکے بعد آپ پر خشیت اللہ غالب ہوئی اور رونے لگے اتنے روئے اتنے روئے کہ اسی حالت میں جان نکل گئی۔

اسی طرح جب تشیع کا فتنہ بڑھنے لگا تو خدا نے مجدّد الف ثانی کو مبعوث کیا اور انہوں نے بہت کچھ انکے عقائد فاسدہ کی تردید فرمائی۔ پھر جب لوگ احادیث رسول صلعم کو بھول گئے۔ اور دین کا دار و مدار حنیف را اقوال پر رہ گیا تو اللہ نے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجدیا جنھوں نے احادیث کی کتب و احادیث کے مسائل کا رواج دیا چنانچہ اسکے بعد لوگ کم از کم صحاح ستّہ کے نام سے

واقف ہوگئے اور ایک گروہ ہندوستان میں بھی سنت نبوی کو زندہ کرنیوالا پیدا ہوگیا۔
پھر جب عیسائیوں کے اعتراض بڑھے اور ان لوگوں نے اپنے دین کو پھیلانے اور انسان کے بیٹے کو خدا منوانے کے لئے ہر ایک تدبیر سے جو کسی انسانی ذہن میں آسکتی ہے کام لینا شروع کیا یہانتک کہ الخمر جو جماع الاثم ہے اور النساء جو حبائل الشیطان ہیں وہ بھی معاون ہوئے تو خدا نے انہی پر مسیح موعود کو مبعوث کیا اور یہ فتنہ کمزور پڑا۔ اور اسکے خدام کی ایک جماعت پیدا ہوگئی جو انکے مقاصد کو پورا کرتے والے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

عباد الرحمن کون ہیں جو متکبر نہ ہوں متجبر نہ ہوں سکونت اور وقار انکا شیوہ ہو سہولت سے کام لیں فساد انکے کسی فعل سے نہ پڑے جاہلوں سے الگ تھلگ رہیں بغیر حق کسی قتل کے مرتکب نہ ہوں ایک اللہ کی عبادت کرنیوالے ہوں خرچ میں میانہ رو ہوں لغو سے اعراض کرنیوالے ہوں آیات اللہ کی پوری تعظیم کرنے والے ہوں اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے دعائیں لگے رہیں۔

برہمو سماج کے فتنے سے بچو یہ لوگ بظاہر بہت نرم گفتگو کرتے ہیں مگر دراصل تمام انبیاء علیہم السلام اور راستبازوں کی جماعت کو مفتری اور دروغ مصلحت آمیز بولنے والے قرار دیتے ہیں ایسا کہکر یہ لوگ تمام انبیاء کے متبعین کی دل آزاری کرتے ہیں اور انکے آئمہ کو جھوٹا اور لوگوں کو دھوکا دینے والے قرار دیتے ہیں انکے نزدیک نعماء جنت کا ذکر گویا جہلاء کو بات منوانے کا ایک ذریعہ ہے اور الہام تو انکے نزدیک ایک خیال ہے جو دل میں آجائے انکی دیکھا دیکھی بعض مسلمان کہلانیوالے بھی ملائکہ کے وجود کے منکر ہیں اور ان سے مراد اچھے لوگ لیتے ہیں چنانچہ ایک نے کہا ہے ؎ جبریل امین قرآن بہ پیغامے نمے خواہند۔ ہماں گفتار محبوب است قرآنے کہ من دارم۔ خدا ان لوگوں کو ہدایت دے یہ لوگ انبیاء کی تعلیم پر پانی پھیرنا چاہتے ہیں اور جزا و سزا کے بے ایمان ہیں۔

قرآن مجید کی صداقت سچائی اپنے انوار و برکات سے ثبوت دیتی رہتی ہے۔ سچائی کا ایک نشان یہ بھی ہے کہ جوں جوں اسپر اعتراض کئے جائیں اسکا صدق ہی کھلتا ہے قرآن مجید کی صداقت پر ضمیر انسانی گواہ ہے پھر فطرت سلیمہ تجارب کتب سابقہ تمام قوموں کا عملدرآمد غور سے دیکھو تو تمام

کتب سابقہ کا خلاصہ قرآن کی چند آیات کا ترجمہ ہے پھر صحابہ کی زندگی قرآن مجید کی صداقت پر زندہ گواہ ہے حضرت ابوبکرؓ کے باپ کا نام بحیثیت تاریخی انسان ہونیکے کسی تاریخ میں نہ پاؤ گے مگر آپ حضرت ابوبکرؓ کی قوم صدیقی کہلاتی ہے اور دنیا کے ہر حصے میں موجود اور معزز و محترم ہے۔

دردمند دل کی پکار

کل اک غریب الوطن مہاجر۔ مزار مہدیؑ پہ رو رہا تھا

کہ اے امام زماں مسیحا۔ پیام تیرا سنا چکے ہیں
مگر نہ جاگے یہ سونیوالے۔ یہ دین و دنیا کے کھونیوالے

یہ بیج غفلت کا بونیوالے۔ کسی طرح سے جگا چکے ہیں
نہ مانتے ہیں کلام مولے نہ جانتے ہیں نبیؐ کو اولے۔

حدیث و قرآں بھلا چکے ہیں۔ لقب فقیہوں کا پا چکے ہیں
نہیں وہ پہلا سا جوش باقی نہیں وہ دل کا خروش باقی۔ اگلا

جو ہے تو دنیا کا ہوش باقی۔ کہ دین اپنا بھلا چکے ہیں
نہ شان و شوکت نہ تمکنت ہے نہ جاہ و حشمت نہ سلطنت ہے۔

نہ کوئی عزت نہ مملکت ہے۔ نشان اپنا مٹا چکے ہیں
جو دیکھو آپس میں لڑ رہے ہیں۔ بگڑ رہے ہیں جھگڑ رہے ہیں

قدم تو ان کے اکھڑ رہے ہیں۔ حریف ڈیرے جما چکے ہیں
یہ اک ٹریلی کو رو رہے ہیں۔ میں ساری دنیا کو رو رہا ہوں

یہ جس کو زندہ سمجھ رہے ہیں۔ جنازہ اسکا اٹھا چکے ہیں
کنار دوزخ کھڑے ہوئے ہیں یہ ضد پر اپنی اڑے ہوئے ہیں
صنم کدن میں پڑے ہوئے ہیں تو گھر میں مولا کے جا چکے ہیں

نہ پاسِ مذہب نہ آسِ ملت۔ نہ فکرِ نکبت نہ خوفِ ذلت۔
نہ شوقِ کثرت نہ رنجِ قلت۔ یہ ایسی گردش میں آچکے ہیں
یہ ہو دبن کر خراب ہوں گے۔ غم و الم سے کباب ہوں گے
کہ ہر طرف سے عذاب ہوں گے۔ یہ بات سچی بتا چکے ہیں
الٰہی تو ہی انہیں سمجھ دے۔ مطیع ہو جائیں مرسلوں کے۔
یہ صلح کرلیں اسی ولی سے۔ کہ جس کو دشمن بنا چکے ہیں
فلک سے ہو پھر نزولِ رحمت۔ وہی ہو عزت وہی ہو حرمت۔
وہی ہو شوکت وہی ہو حشمت۔ جو اپنے ہاتھوں گنوا چکے ہیں
وہی بہاریں ہوں پھر چمن میں۔ وہی سنواریں ہوں پھر وطن میں۔
وہی بہاریں ہوں انجمن میں۔ جو قرنِ اوّل میں گا چکے ہیں
الٰہی مجھکو وہ دن دکھانا۔ حبیب میرا مجھے ملانا۔
اور اپنے اکمل کو بھی پلانا۔ جو دوسرے پی پلا چکے ہیں۔

نماز باجماعت ترقی درجات و مقبولیت کا ذریعہ ہے۔ حضرت عائشہؓ بہت سخی تھیں جو مال آتا راہ مولے میں لٹا دیتیں۔ ان کے بھانجے نے کہیں ذکر کیا اگر یہی حال رہا تو وارثوں کو کیا ملیگا۔ آپ تک جب یہ بات پہونچی، تو ناراض ہو کر حکم دیا اب وہ ہمارے ہاں گھسنے نہ پائے کچھ مدت گزر گئی صحابہؓ کو خیال ہوا کہ معافی دلانی چاہیئے چند برگزیدہ اصحاب اسے ہمراہ لیکر گئے دروازہ پر دستک دیکر درخواست کی ہم اندر آجائیں جواب ملا اہلاً و سہلاً تو اس طریق سے انکا بھانجا بھی اندر چلا گیا۔ نماز میں کئی متقی خدا کے مقبول ہوتے ہیں کئی گنہگار یا کمزور، تو جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتے ہیں تو سب ہی کے مقبول ہو جانیکی امید ہوتی ہے سوداگر دنکی دوکانوں میں نظارہ کرو اچھی جنس کیساتھ وہ جنس بھی چل جاتی ہے جو ویسی اچھی نہیں۔ افسوس مسلمانوں نے یہ نکتہ نہ سمجھا اور جماعت کی پابندی میں سستی ہو گئی اور انکی کمزوریاں دن بدن بڑھتی گئیں۔ (محمود)

”احمدیوں کیلئے نادر تحفہ“

”ادعیۃ الاحادیث“

ہمارے سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مختلف اوقات و حالات کے مناسب جو دعائیں تعلیم فرمائی ہیں وہ احادیث کی معتبر کتابوں سے اس چھوٹے سے رسالہ میں با اعراب و مترجم بمعہ ترجمہ اردو جمع کردی گئی ہیں اکثر احباب کی فرمائش تھی کہ ایسی دعائیں اگر یکجا جمع ہو جائیں تو بہت سہولت ہو سو انکی فرمائش کی تعمیل ہو گئی دفتر تشحیذ الاذہان سے ایک آنہ پر یہ رسالہ منگوالیں جو خوشخط اچھے کاغذ پر نہایت عمدہ چھپوایا گیا ہے تین سے کم رسالہ منگوانیکے لئے ۳ کے ٹکٹ علاوہ محصول نصف آنہ بھجوائے جائیں زیادہ وی پی ہو سکتے ہیں۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

۱ استنجاء میں جانیکی دعا ۲ نکلتے وقت کیا پڑھے ۳ وضو کی دعا ۴ گھر سے نکلتے وقت ۵ مسجد میں آنے جانیکے وقت ۶ صبح کی نماز کو جاتے ہوئے پڑھے ۷ اذان سن کر یہ دعا پڑھے ۸ الحمد سے پہلے پڑھے ۹ رکوع میں دعا ۱۰ رکوع سے بعد کہے ۱۱ سجدے میں کہے ۱۲ دو سجدوں کے درمیان ۱۳ تشہد کے بعد پڑھے ۱۴ نماز کے بعد کی دعائیں ۱۵ دعاء استخارہ ۱۶ صبح و شام کیوقت کیا دعا پڑھے ۱۷ وتر میں قنوت ۱۸ نیند سے اٹھکر کیا کہے ۱۹ جب رات کو سونے لگے ۲۰ دعائے حاجت ۲۱ رویت ہلال پر دعا پڑھے ۲۲ روزہ کھولنے کیوقت یہ دعا پڑھے ۲۳ لیلۃ القدر کو کیا دعا مانگے ۲۴ نیا کپڑا پہننے پر یہ دعا کرے ۲۵ مصیبت زدہ کو دیکھکر یہ دعا کرے ۲۶ کسی مجلس سے اٹھے تو یہ پڑھے ۲۷ کوئی تمہیں راحت پہنچائے تو کہو ۲۸ کامیابی پر کہے ۲۹ ناکامی پر کہے ۳۰ ناپسند امر دیکھے تو دعا کرے ۳۱ بدشگونی ۳۲ بیقراری اور گھبراہٹ کی دعائیں ۳۳ مرغ بانگ دے ۳۴ بازار میں جانیکے وقت پڑھے ۳۵ صدقہ دیتے وقت پڑھے ۳۶ نقصان ہو جائے تو کہے ۳۷ کام کے شروع کرنیکے وقت کہے ۳۸ جب غصہ آجائے تو یہ پڑھے ۳۹ کسی قوم سے ڈرے تو کہے ۴۰ مقابلہ کرتے وقت کہے ۴۱ دعا استسقاء ۴۲ جب مینہ برسے تو کیا کہے ۴۳ مینہ بہت برسے تو کھلنے کیواسطے

یوں دعا کرے ۴۴ بجلی بہت پڑے تو پڑھے ۴۵ آندھی سخت ہو تو پڑھے ۴۶ آئینہ دیکھتے وقت پڑھے ۴۷ چھینک
خطبہ نکاح و مہمات ۴۸ نکاح کی مبارکباد ۴۹ صحبت کی دعا ۵۰ نیا پھل کھائے تو دعا کرے ۵۱ کھانا کھانے
کی دعائیں ۵۲ گھر میں داخل ہونیکے وقت پڑھے ۵۳ گھر میں آرام پانے پر کہے ۵۴ سفر کی دعائیں ۵۵ بلندی
پر چڑھے تو کہے ۵۶ کسی گاؤں میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے ۵۷ وداع کی دعا ۵۸ احرام کی دعا ۵۹
رکن یمانی پر دعا پڑھے ۶۰ صفا اور مروہ پر پڑھے ۶۱ عرفات کی دعا ۶۲ مرض سے شفا کی دعا ۶۳
اپنے اور بیمار بھائی کے لئے یہ دعا کرے ۶۴ مرنیوالے کے قریب پڑھے ۶۵ جنازہ کی دعا ۶۶ نابالغ
کے لئے ۶۷ قبر پر دعا کرے ۶۸ استعاذہ ۶۹ جامع الدعاء

محمد رسول اللہ سرکاری کتب کی تصحیح ۵۰ صفحہ کا رسالہ عیسائی مذہب کی تردید میں ماسٹر عبدالرحمن صاحب مشہور مؤلف کتب دینیہ نے لکھا ہے یسوعیوں کی تردید کے لئے اس میں کافی مصالحہ ہے اور آپ نے اسمیں ثابت کیا ہے کہ ہمارا شفیع کامل حضرت رسول اللہ صلعم ہی ہو سکتا ہے جس نے اس دنیا میں بھی ہمکو نجات دلوائی قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب دوسرا ایڈیشن بھی اسکی قبولیت کا ثبوت ہے ماسٹر صاحب موصوف نے احمدی بچوں کے لئے یہ مفید کتاب بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے لکھی ہے اور حضرت مسیح کے دعاوی کے ثبوت اور اعتراضوں کے جواب عام فہم سلیس عبارت میں دئے ہیں قیمت ۳ر

نور فرقان مؤلفہ برادر محمد نظام الدین احمدیہ بلڈنگس لاہور اس ساٹھ صفحے کے رسالے میں جو خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپوایا گیا ہے ہمارے دوست نے اسلام کو سچا دین ثابت کرکے قرآن کریم کی لفظی و معنوی حفاظت کے ذرائع پر بحث کرتے ہوئے کئی دلاویز پیرایوں میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت دیا ہے۔ اور خصم کو ساکت کرنے اور طالبانِ حق کو راہ ہدایت دکھانیکے لئے کافی میٹریل جمع کیا ہے بہت پسندیدہ رسالہ ہے ہر احمدی جوان کے پاس ہونا چاہیئے قیمت ۲ر فی جلد زیادہ کے لئے ۱ر

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار خدا تعالیٰ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق رسالہ احمدی پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل کرے آپ نے وار دعمہ صفائی کا کام اپنے ذمہ لیکر اپنے بہت سے بھائیوں کو اس نازک فرض سے (جس میں اپنی پاک و سفید کپڑوں پر بھی ناپاک چھینٹیں پڑ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے) سبکدوش

کر دیا ہے آپ عرصہ سے ابن خزر جو کو وہ قرض واپس دے رہے ہیں جو پچھلے سالوں میں اسنے اپنے اعمالنامہ کی بھی کھاتے میں چڑھایا آپکی تحریر میں کمال یہ ہو کہ خصم ہی کی تحریر سے اسکو المرء یوخذ باقرارہ کے مطابق ملزم قرار دیتے ہیں اس رسالہ زیر ریویو میں آپنے امرتسری مکذب کا حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مقابلہ مباہلہ سے گریز و فرار کرنیکا بین ثبوت دیا ہے۔ اور نتیجہ قسم دریافت کرنیکی حماقت کا راز فاش کرتے ہوئے کبھی اپنی درخواست کو قسم اور کبھی مباہلہ کہنے کی دورنگی کو ایسا واضح کیا ہے کہ باید و شاید دشمن کے لئے کاری حربہ ہے پھر آخیر میں اپنی مباحثہ رامپور والی تقریر کو درج کیا ہے قیمت ۳/ ۔

چودہویں صدی کا یہودی ۴/

اس میں مکذب امرتسری کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں یہودی اور عیسائی اور آریہ بننے کا تفاخرانہ اقرار درج ہے پھر اسکے مطالب کو خود اسی کی مختلف عبارتوں سے میر صاحب نے جس طرح واضح کیا ہے وہ انہی کا حصہ تھا پھر تفسیر ثنائی میں نبی کریم کی صداقت کے ثبوت میں جو دلائل مولوی ثناء اللہ صاحب نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابل میں دیئے ہیں انہیں وہی دلائل اسی کی عبارت میں پیش کر کے حضرت مسیح موعود کی صداقت ثابت کی ہے یہ ایک بہت ہی دلچسپ حصہ اس رسالہ کا ہے احباب منگوا کر ضرور پڑھیں ۶۴ صفحہ حجم قیمت ۲/ ملنے کا پتہ

میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق تراہا بیر مخان پرانی منڈی پھولکی دہلے

آریہ دھرم کا پول

یہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور کا لیکچر ہے جو آپنے انجمن احمدیہ بٹالہ کے سالانہ جلسہ کے پنڈال میں پڑہا اس میں آریوں کی مذہبی کمزوریاں خود انہی کی مستند و معتبر کتب کے حوالہ سے دلچسپ پیرایہ میں دکھائی گئی ہیں احباب ایک آنہ پر منگوا کر پڑھیں بالخصوص جن لوگوں کو آریوں سے مباحثات کا اتفاق ہوتا رہتا ہے انکے لئے بہت مفید ہوگا۔ ملنے کا پتہ دفتر نور قادیان

میری اسلامی الفت

جسکا دوسرا نام نیر اسلام ہے نومسلم شیخ رحیم بخش صاحب نے یہ ۸۰ صفحے کا رسالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر لکھا ہے بائبل میں جو پیشگوئیاں حضور خاتم النبیین کے بارے میں ہیں انکی خوب تشریح کی ہے اور پڑھکر کہنا پڑتا ہے لطیف بود حکایت دراز تر گفتم پھر گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے یسوعیوں کے اعتراضوں کا بھی خوب جواب دیا ہے قیمت ۸/ ملنے کا پتہ شیخ رحیم بخش نومسلم کٹڑہ راجپوتاں ہاتھی دروازہ کٹڑہ مصراں امرتسر یا محمد یامین سہارنپوری قادیان

خریدارانِ رسالہ تشحیذ توجہ فرمائیں

سنہ ۱۹۱۱ء ختم ہو چکا ہے مگر تین سو کے قریب ایسے دوست ہیں جنھوں نے تاحال چندہ نہیں دیا جنکے ذمّے دو
سال کا بقایا تھا انکے نام جوابی کارڈ بھی بھجوائے گئے مگر کئی مہربان ایسے نکلے کہ انھوں نے جواب تک دینا گوارا نہ فرمایا
ہمنے ارادہ کر لیا ہے کہ ایسے اصحاب کے نام رسالہ بند کر دیا جاوے اور بقایا کے لئے یہ امر انجمن کے زیر غور ہے
کیونکر باضابطہ چارہ جوئی کیجائے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک قومی کارخانہ کو بجائے امداد کے نقصان پہنچایا
جائے اس سے تو یہ بہتر تھا کہ خریداری سے انکار کر دیں جیسا کہ ہم بارہا نوٹس دیچکے ہیں کہ جو یہ بار نہیں اٹھا سکتے
ایک پیسہ کے کارڈ پر اطلاع دیں مجھے اپنے ان احباب سے جو تشحیذ کو اپنا اپنے سلسلہ کا رسالہ سمجھتے ہیں کافی امید
ہے کہ اس نقصان کی تلافی کر دینگے سنہ ۱۲ء کی پیشگی قیمت وصول کرنیکے لئے فروری کا رسالہ وسط فروری
میں وی پی ہوگا جو صاحب لینے کو طیار نہ ہوں پہلے اطلاع دیں اور اگر ادعیۃ الاحادیث منگوانی چاہیں
تو ایک کارڈ لکھدیں محصولڈاک وغیرہ وی پی میں کفایت رہیگی اور صرف ایک آنہ میں انہیں وہ نادر کتاب ملجائیگی
خط و کتابت میں خریداری کا نمبر ضرور دینا چاہیئے اور ایڈریس تبدیل ہو تو براہ راست مینیجر کو اطلاع دیں
دوسرے دفتروں یا صاحبزادہ صاحب کے نام سے خطوط بھیجنے میں دقت ہوتی ہے اور جلد تعمیل نہیں ہو سکتی
چونکہ رسالہ باقاعدہ ہر مہینے کی ستائیس ۲۷ کو روانہ ہو جاتا ہے اور انشاء اللہ ہو جایا کریگا اسلیے جن صاحبوں
کو رسالہ نہ ملے وہ دس تاریخ تک اطلاع دیں ورنہ پھر رسالہ مفت نہ دیا جایا کریگا۔ جنوری کے رسالہ میں امام مہدی
کے متعلق ایک جامع مختصر مضمون لکھدیا گیا ہے امید ہے برادران طریقت اس رسالہ کی اشاعت خصوصیت
سے کرینگے ۲ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

کیا آپ نے اپنا فرض ادا کیا؟

یعنی رسالہ تشحیذ الاذہان کیلئے پیشگی قیمت
دینے والے تین خریدار مہیا کر دیئے۔ اگر نہیں آپ کو بڑی تاکید سے توجہ دلاتا ہوں اور بصورت
ذی استطاعت ہونیکے تین روپے یا پانچ روپے سالانہ چندہ دینے کی تحریک کرتا ہوں ✦

"معاونین رسالہ"

جزاهم الله احسن الجزاء

مفصلہ ذیل اصحاب پانچ روپیہ سالانہ کا وعدہ فرماتے ہیں

(۱) مولوی انوار حسین خان صاحب ہردوئی (۲) منشی غلام مجتبےٰ صاحب ہانگ کانگ

(۳) منشی نذیر احمد صاحب گرداور عثمان شہید

مفصلہ ذیل اصحاب تین روپے سالانہ کا وعدہ فرماتے ہیں

(۱) منشی جان محمد صاحب پٹواری ترناب (۲) جناب محمد عبد الهادی صاحب عظیم خان جدید

(۳) جناب پیراندتہ صاحب نوبا ضلع گجرات (۴) بابو نذیر الدین صاحب رنگون

(۵) منشی کریم بخش صاحب پٹواری بوسیلی (۶) سیٹھ موسیٰ بھائی عثمان صاحب جام نگر

(۷) چوہدری اللہ دتہ صاحب کوٹلی ہاراں (۸) بابو الہی بخش صاحب سٹیشن ماسٹر تخت محل

اللهم زد فزد وبارك في اموالهم

مفصلہ ذیل اصحاب نے خریدار دیئے

(۱) وارڈر غلام مجتبیٰ صاحب تین خریدار (۲) منشی غلام نبی صاحب بیگم پور چنڈیالہ ایک خریدار (۳) بابو ظہور الحسن صاحب مردان تین روپیہ سالانہ والا ایک خریدار (۴) سید فتح علیشاہ صاحب خوشاب دو خریدار (۵) منشی فرزند علی صاحب فیروزپور ایک خریدار (۶) میاں محمد حبیب اللہ لکھداوو الے ضلع پکھو دو خریدار (۷) چوہدری غلام محمد صاحب پوہلا ایک خریدار

اشتہار دینے والوں کو مژدہ — جو صاحب ہمارے اس رسالہ تشحیذ میں اشتہار دینا چاہیں وہ بہت جلد خط و کتابت سے اجرت کا تصفیہ کر لیں ورنہ پھر موقعہ نہ ملیگا۔ یہ رسالہ احمدیہ پبلک میں خاص وقعت سے دیکھا جاتا ہے۔

مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئیں مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کیلئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک چار تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ر

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی ۱۶ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیا رکھنی چاہیئے قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیا ۴ر ایک سے چھ ڈبیا تک محصول ڈاک ۵ر

درد سر ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں ہوا ہو جاتا ہے یہ دوا لحظہ میں اسکو پانی کر دیتا ہے درد ریاح جیسے ٹیس چمک ٹپک رگوں میں کنکنی سی جو کبھی ہٹتا اٹھتا ہے اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے درد سر نصف سر ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے ہو فوراً دور ہو جاتا ہے سبھی مرد خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۲ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ر محصول ڈاک ایک سے ۶ ڈبیا تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ